FRI.15.March.2024
VOLUME:19 NO: 71
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ:مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز جمعہ 15 / مارچ 2024
جلد:19 شمارہ 71
4 / رمضان المبارک 1445ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ
ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مودی حکومت نے چندہ کے لیے جانچ ایجنسیوں کا غلط استعمال کیا

اپنے مالی لین دین پر بی جے پی 'وائٹ پیپر' لائے: کھڑگے

نئی دہلی: 14 / مارچ (ایجنسیز) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی نے اپنے لوٹ کی تجوری کو بھرنے کے لیے غیر آئینی اور غیر قانونی الیکٹورل بانڈ کا استعمال کیا اور اپنے چندے کی لوٹ کو 10 گنا بڑھانے کے لیے الیکشن ٹرسٹ میں بھی ہیرا پھیری کی۔ کانگریس صدر نے جمعرات (14 مارچ) کو مرکزی حکومت پر چندہ حاصل کرنے کے لیے تفتیشی ایجنسیوں کے غلط استعمال کا الزام ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو اپنے مالی لین دین پر ایک وائٹ پیپر ※ لانا چاہیے۔ ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیے گئے پوسٹ میں کہا ہے کہ "کیا زیادہ چندہ پانے کے لیے یہ بلیک میلنگ، بھتہ خوری، لوٹ اور زبردستی تھی؟ تازہ جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ ای ڈی، سی بی آئی، انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے چھاپوں کے بعد 15 مزید کمپنیوں نے بی جے پی کو چندہ دیا، یعنی مجموعی طور پر 45 کمپنیوں نے بی جے پی کو تقریباً 400 کروڑ روپے کی ادائیگی کی ہے۔" کھڑگے نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا ہے کہ "خبروں کے مطابق چار شیل ※ کمپنیوں نے بھی بی جے پی کو پیسے دیے ہیں۔" کھڑگے نے الزام لگایا کہ کانگریس پارٹی کے بینک اکاؤنٹس کو 'ڈکٹیٹر مودی حکومت' نے منجمد کر دیا ہے جبکہ وہ خود مرکزی ایجنسیوں کا استعمال کرتے ہوئے پیسے نکالتی ہے۔" کانگریس صدر نے دعویٰ کیا کہ "بی جے پی نے اپنی لوٹ کی تجوریوں کو بھرنے کے لیے غیر آئینی اور غیر قانونی الیکٹورل بانڈ کا استعمال کیا ہے اور اپنے چندے کی لوٹ کو 10 گنا بڑھانے کے لیے الیکشن ٹرسٹ میں بھی ہیرا پھیری کی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "اگر بی جے پی کو 'مدر آف ڈیموکریسی' کی فکر ہے تو اسے آزادانہ تحقیقات کے ذریعے اپنے مالیاتی لین دین پر وائٹ پیپر لانا چاہئے۔"

دارالعلوم دیوبند کے متنازعہ فتویٰ سے متعلق دوسری جانچ رپورٹ چائلڈ کمیشن کے حوالے

دیوبند: 14 / مارچ (ایجنسیز) 'غزوۂ ہند' کے سلسلہ میں عالمی شہرت یافتہ دارالعلوم دیوبند کے ایک پرانے فتوے کو لے کر کھڑے کیے گئے تنازعہ کے حوالہ سے انتظامی افسران کی جانب سے نیشنل چائلڈ پروٹیکشن کمیشن (این سی پی سی آر) کو دوسری رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اے ڈی ایم ایڈمنسٹریشن ڈاکٹر ارچنا دویدی اور ایس پی دیہات ساگر جین نیشنل چائلڈ پروٹیکشن کمیشن کے سامنے پیش ہوئے اور دوسری مرتبہ جانچ رپورٹ کمیشن کے چیئرمین پرینکا قانونگو کو سونپی۔ دراصل چائلڈ کمیشن کے چیئرمین نے ڈی ایم اور ایس ایس پی کی اس رپورٹ پر اعتراض ظاہر کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ دارالعلوم دیوبند کے خلاف ایف آئی درج کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ حالانکہ کمیشن چیئرمین کی خواہش تھی کہ افسران دارالعلوم دیوبند کے خلاف مقدمہ قائم کر کے قانونی کارروائی کریں۔ دارالعلوم دیوبند نے بھی اس تعلق سے واضح کر دیا تھا کہ اگر کمیشن اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھاتا ہے تو عدالت کا دروزاہ کھٹکھٹایا جائے گا۔ اس درمیان چائلڈ کمیشن نے دوسری مرتبہ جانچ رپورٹ تیار کر کے پیش کرنے اور کارروائی کرنے کی ہدایت انتظامیہ افسران کو دی تھی، جس کے بعد ایک مرتبہ پھر افسران نے دوسری جانچ رپورٹ تیار کر کے کمیشن کے سامنے پیش کر دی ہے۔ ذرائع کے مطابق کمیشن کو دی گئی اس تحقیقاتی رپورٹ میں بھی ایف آئی آر کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ تحقیقاتی رپورٹ میں پھر یہی کہا گیا ہے کہ یہ معاملہ 15 سال پرانا ہے اور فی الحال اس طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود کمیشن چیئرمین نے افسران کو مزید جانچ جاری رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ ساتھ ہی کہا ہے کہ رپورٹ دیکھنے کے بعد صحیح غلط کا فیصلہ ہوگا۔

پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کا اعلان

نئی دہلی: 14 / مارچ (ایجنسیز) لوک سبھا انتخابات سے پہلے مرکز کی مودی حکومت نے ملک کے عام لوگوں کو بڑی راحت دی ہے۔ حکومت نے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کر دیا۔ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں 2 روپے فی لیٹر کمی کی گئی ہے اور نئی قیمتوں کا اطلاق 15 مارچ 2024 کی صبح 6 بجے سے ہوگا۔ مرکزی وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے ٹویٹ کر کے یہ اطلاع دی۔ انہوں نے کہا کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں 2 روپے کی کمی کر کے ملک کے کامیاب وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ کروڑوں خاندانوں کی فلاح و بہبود ان کا مقصد ہے۔ جیسا کہ دنیا مشکل وقت سے گزر رہی تھی، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں ممالک میں پیٹرول کی قیمتوں میں 50 سے 72 فیصد تک اضافہ ہوا تھا۔ کئی پڑوسی ممالک میں پٹرول دستیاب نہیں تھا۔ 1973 کے بعد ایندھن کے بدترین بحران کے باوجود وزیر اعظم مودی کی دوراندیش قیادت سے ملک متاثر نہیں ہوا۔ بھارت میں پٹرول کی قیمتیں بڑھنے کے بجائے گزشتہ ڈھائی سالوں میں 4.65 فیصد کم ہوئی ہیں۔

الیکشن کمیشن نے 'الیکٹورل بانڈس' کی تفصیل ویب سائٹ پر جاری کردی، خریداروں کے نام ہوئے ظاہر

نئی دہلی: 14 / مارچ (ایجنسیز) انتخابی کمیشن نے بالآخر جمعرات یعنی 14 مارچ کو الیکٹورل بانڈس کی تفصیلات پبلک ڈومین میں ڈال دی۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد ایس بی آئی نے دو دن قبل یعنی 12 مارچ کو الیکٹورل بانڈس سے متعلق تفصیلات الیکشن کمیشن کے حوالے کی تھی۔ سپریم کورٹ نے انتخابی کمیشن سے کہا تھا کہ یہ تفصیلات ویب سائٹ پر 15 مارچ کی شام 5 بجے تک اَپلوڈ کیا جائے، حالانکہ انتخابی کمیشن نے ایک دن قبل ہی مکمل تفصیلات اپنی ویب سائٹ پر اَپلوڈ کر دیا ہے۔ انتخابی کمیشن نے ایس بی آئی کے ذریعہ دیے گئے الیکٹورل بانڈس کی تفصیلات کو دو حصوں میں اپنی ویب سائٹ پر ڈالا ہے۔ اس کے ساتھ جاری پریس ریلیز میں انتخابی کمیشن نے کہا ہے کہ مکمل تفصیلات 'جیسا ہے، جہاں ہے' بنیاد پر اَپلوڈ کیا گیا ہے۔ اس کے لیے کمیشن نے ان تفصیلات کا لنک بھی شیئر کیا ہے جس کے ذریعہ اسے دیکھا جا سکتا ہے۔ انتخابی کمیشن کے ذریعہ اَپلوڈ کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق الیکٹورل بانڈس کے خریداروں میں گراسم انڈسٹریز، میدھا انجینئرنگ، پیرامل انٹرپرائزز، ٹورینٹ پاور، بھارتی ایئرٹیل، ڈی ایل ایف کمرشیل ڈیولپرس، ویدانتا لمیٹڈ، اپولو ٹائرس، لکشمی متل، ایڈلوائس، پی وی آر، کیوینٹر، سلا وائن، ویلسپن اور سن فارما وغیرہ شامل ہیں۔ جو تفصیلات الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ پر اَپلوڈ کی گئی ہیں اس کے مطابق الیکٹورل بانڈس بھُنانے والی، یعنی اس کا استعمال کرنے والی پارٹیوں میں بی جے پی، کانگریس، اے آئی اے ڈی ایم کے، بی آر ایس، شیوسینا، ٹی ڈی پی، وائی ایس آر کانگریس، ڈی ایم کے، جے ڈی ایس، این سی پی، ترنمول کانگریس، جے ڈی یو، آر جے ڈی، عآپ اور سماجوادی پارٹی شامل ہیں۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ کی پانچ رکنی آئینی بنچ نے 15 فروری کو دیے گئے ایک تاریخی فیصلے میں بے نامی سیاسی فنڈنگ کی اجازت دینے والی مرکز کی مودی حکومت کے الیکٹورل بانڈ منصوبہ کو رد کر دیا تھا۔ بنچ نے اسے غیر آئینی کہا تھا اور انتخابی کمیشن کو عطیہ دہندگان، ان کے ذریعہ عطیہ کی رقم اور حاصل کرنے والے اداروں کی تفصیل ظاہر کرنے کا حکم دیا تھا۔

وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو سر میں لگی چوٹ اسپتال میں داخل

کولکتہ: 14 / مارچ (ایجنسیز) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے زخمی ہونے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ ترنمول کانگریس کی طرف سے کچھ تصویریں جاری کی گئی ہیں جس میں ممتا بنرجی کے زخمی ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔ تصویر میں ممتا بنرجی کے سر پر گہری چوٹ نظر آ رہی ہے جس سے خون بہہ رہا ہے۔ انھیں علاج کے لیے فوری طور پر اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔

'کیرالہ میں سی اے اے نافذ نہیں ہوگا'، وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کا اعلان

تروونت پورم: 14 / مارچ (ایجنسیز) مرکزی حکومت کے ذریعہ پورے ملک میں 'سی اے اے' نافذ کرنے کا اعلان گزشتہ دنوں ہو چکا ہے، لیکن کچھ ریاستیں اس کو نافذ کرنے کے موڈ میں دکھائی نہیں دے رہی ہیں۔ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ ریاست میں سی اے اے نافذ نہیں ہوگا۔ انھوں نے اپنے ایک بیان میں واضح لفظوں میں کہا ہے کہ "کیرالہ میں شہریت ترمیمی قانون نافذ نہیں کیا جائے گا۔"

سال بھر تک یکساں نوعیت کا کام کرنے والوں کو مستقل کیا جانا چاہیے: سپریم کورٹ

نئی دہلی: 14 / مارچ (ایجنسیز) کانٹریکٹ یعنی کسی معاہدہ کے تحت کام کرنے والے ملازمین کو پرمانٹ (مستقل) کرنے سے متعلق سپریم کورٹ نے آج ایک اہم تبصرہ کیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے کہا ہے کہ سال بھر تک یکساں نوعیت کا کام کرنے والے ملازمین کو کانٹریکٹ لیبر (ریگولیشن اینڈ ایبولیشن) ایکٹ 1970 کے تحت پرمانٹ ملازمت کے فوائد سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ اگر کوئی شخص برسوں سے کسی عہدے پر مستقل طور سے کام کر رہا ہے تو اسے کانٹریکٹ ملازم نہیں سمجھا جا سکتا اور اس کی ملازمت کو پرمانٹ کرنے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ منگل (12 مارچ) کو جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کہا کہ مستقل یا سال بھر یکساں نوعیت کا کام ایک کانٹریکٹ ملازم نہیں کر سکتا اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اسے پرمانٹ کیا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ سال بھر یکساں نوعیت کے کام کرنے والے لوگوں کو پرمانٹ ملازمت کے فوائد سے محروم کرنے کی خاطر انہیں کنٹریکٹ لیبر (ریگولیشن اینڈ ایبولیشن) ایکٹ، 1970 کے تحت کانٹریکٹ لیبر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ معاملہ 'مہاندی کول فیلڈ' میں کام کرنے والے صفائی ملازمین سے متعلق ہے۔ 'لائیولا' کی رپورٹ کے مطابق جسٹس نرسمہا نے اپنے حکم میں ہائی کورٹ اور انڈسٹریل ٹریبونل کے اس فیصلے کو برقرار رکھا ہے، جس میں ریلوے لائن کی صفائی کرنے والے مزدوروں کو کانٹریکٹ ورکرز سے ہٹا کر پرمانٹ ملازمین کا درجہ دیا گیا تھا اور تنخواہ کے فوائد بھی دیے گئے تھے۔ سپریم کورٹ نے اس حقیقت کو نوٹ کیا کہ ریلوے لائن کے کنارے صفائی کا کام نہ صرف معمول کا ہے بلکہ سال بھر کا اور مستقل نوعیت کا بھی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ان وجوہات کی بنا پر کانٹریکٹ پر بحال کیے گئے ملازمین کو پرمانٹ یعنی مستقل کیا جانا چاہیے۔ دراصل مہاندی کول فیلڈز نے کانٹریکٹ پر کام کر رہے 32 میں سے 19 ملازمین کو پرمانٹ کر دیا تھا، جبکہ 13 کو کانٹریکٹ کے طور پر ہی رکھا تھا۔ حالانکہ تمام ملازمین کی ڈیوٹی یکساں اور ایک جیسی تھی۔ یونین نے اس کے خلاف مرکزی حکومت اور مہاندی کول فیلڈ کو ایک میمورنڈم پیش کیا، لیکن جب کوئی کارروائی نہیں ہوئی تو معاملہ انڈسٹریل ٹریبونل تک پہنچا، جہاں ٹریبونل نے تمام 13 کانٹریکٹ ورکرز کو ریگولر کرنے کا حکم دیا۔ بعد میں اسی فیصلے کو ہائی کورٹ نے بھی برقرار رکھا، جس کے خلاف مہاندی کول فیلڈز نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا، لیکن اسے نہ صرف وہاں مایوسی ہوئی بلکہ عدالت نے ایک ایسا حکم دے دیا جواب تمام

فارم کی مرغی کے گوشت میں کینسر پیدا کرنے والے کیمیکلز کا انکشاف

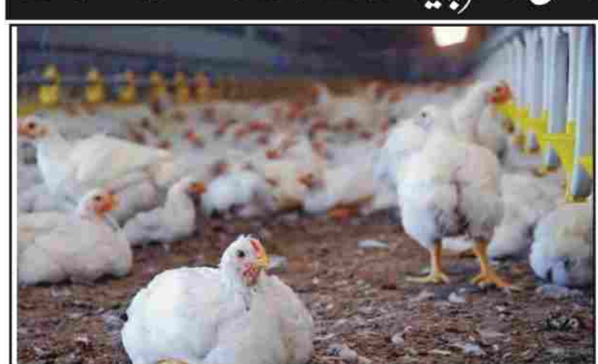

جرمنی: 14 / مارچ (ایجنسیز) امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، ہالینڈ، جاپان، ناروے اور فرانس سمیت دیگر مغربی ممالک اور جنوبی کوریا میں جرمنی سے درآمد کئے جانے والے انڈوں اور مرغی کے گوشت میں کینسر پیدا کرنے والے کیمیائی مادوں کے انکشاف کے بعد، فوری طور پر جرمنی سے منگوائے جانے والے انڈوں اور گوشت کی فراہمی روک دی گئی ہے جبکہ جرمن حکام کے حوالے سے خود جرمن جرائد و اخبارات کا ماننا ہے کہ اب تک جانچ کے بعد، بند کئے جانے والے فارم ہاؤسز کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ ہو چکی ہے جبکہ حکام اور ماہرین صحت کی جانب سے کی جانے والی اسکریننگ کا دائرہ کار مزید وسیع کر کے سِیل کئے جانے والے اور نہ سِیل کئے جانے والے، فارم ہاؤسز یا پولٹری فارمز سے انڈوں اور مرغی کے گوشت کے نمونے حاصل کر کے، ان کو لیبارٹریز میں چیکنگ کیلئے بھیج دیا گیا ہے۔ یہاں یہ امر باعث دلچسپی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ، جرمن انڈوں اور گوشت کے استعمال کنندگان میں سرفہرست ہیں اور ان انڈوں اور مرغی کے گوشت میں کیڑے مار ادویات میں استعمال کئے جانے والے زہریلے کیمیائی مادے ڈائی اوکسین (dioxin) کی انتہائی زیادہ مقدار پائی گئی ہے، جو انسانی صحت کیلئے مضر اور خطرناک قرار دی جاتی ہے۔ ماہرین اور وزارت صحت کے ڈاکٹرز اور تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگر یہ کیمیائی مادہ، انڈوں، مرغی کے گوشت اور دیگر جانوروں کے دودھ اور گوشت میں اسی تناسب سے قائم رہا تو یقیناً ایک ڈیڑھ سال کے اندر اندر اس غذا کو استعمال کرنے والے افراد کینسر کا شکار ہو جائیں گے۔ امریکی جریدے واشنگٹن ٹائمز کا اپنی رپورٹ میں کہنا ہے کہ کم از کم دو امریکی ریاستوں میں مویشیوں کے پیک دودھ میں بھی ڈائی اوکسین مادہ پایا گیا ہے جس نے ماہرین کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ عالمی خبری ایجنسیوں اے پی، اے ایف پی، ڈی پی اے اور اخبارات و جرائد کا ماننا ہے کہ جرمن انڈوں اور گوشت میں کینسر کے مرض کا سبب بننے والے کیمیائی مادے ڈائی اوکسین کی موجودگی کا انکشاف، اپنی نوعیت کا ایک بڑا اسکینڈل ہے، جس کا جرمن معیشت پر برا اثر پڑے گا۔ کیونکہ اس وقت مرغی سمیت دیگر جانوروں کے گوشت اور دودھ کا تقریباً سارا کاروبار بند پڑا ہے اور جرمنی کی مارکیٹوں سے لے کر امریکی اور برطانوی مارکیٹوں میں لوگ گائے کے دودھ اور مرغی کے انڈوں اور گوشت کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگا رہے ہیں۔ یورپی عوام انتہائی خوف زدہ ہیں جبکہ جرمن پولٹری صنعت پر مکمل انحصار کرنے والے برطانوی معاشرے میں، اخبارات و جرائد کی جانب سے شائع کی جانے والی رپورٹس نے مزید خوف و ہراس پھیلا دیا ہے، جس کے بعد بیشتر برطانوی مارکیٹوں، بیکریوں اور سپر اسٹورز پر نہ صرف انڈوں اور مرغی کے گوشت کی فروخت بند کر دی گئی ہے، بلکہ وہاں انڈوں اور مرغی کے گوشت سے تیار کردہ اشیائے خورونوش کی فروخت بھی شدید طور پر متاثر ہوئی ہے۔ کاروباری دنیا کے حوالے سے مشہور برطانوی جریدے "دی گروسر" کا اپنی ایک رپورٹ میں ماننا ہے کہ جرمنی میں زہریلے مادوں کی آمیزش والے انڈوں، دودھ اور مرغی کے گوشت کی خبروں کی اشاعت کے بعد، برطانیہ میں کہرام مچا ہوا ہے جبکہ ماہرین اور تجزیہ نگاروں کے ساتھ ساتھ خود برطانوی وزارت صحت کا ماننا ہے کہ یہ معاملہ ایک حقیقت ہے اور اس کو سلجھانا مشکل ہے۔ ماہرین اور وزارت صحت کے حکام کی کوشش ہے کہ ایسی تمام مشتبہ اشیائے خورونوش کی فروخت کو رکوا دیا جائے گا، جو صحت کے لئے ضرر رساں ہیں۔ جرمن جریدے "بلڈ" کی جانب سے پیش کی جانے والی رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ جرمن وزارت زراعت اور صحت کے ماہرین اور حکام اس ضمن میں احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے، اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے ہنگامی اقدامات کرتے ہوئے، تمام مقامی ڈیری پروڈکٹس کو بیرون ممالک جانے سے روک دیا ہے، جس کے بعد اندرونی طور پر ان اشیائے خورونوش کو چیک کیا جا رہا ہے جبکہ پانچ ہزار کے لگ بھگ ایسے پولٹری فارمز اور گوداموں کو سِیل کر دیا گیا ہے، جو ملکی اور بیرونی ضروریات کو پورا کر رہے تھے۔ جرمنی کے وزیر زراعت ایلس ایگنر کا کہنا تھا کہ صورت حال جلد واضح ہو جائے گی۔ اس کیلئے کام کیا جا رہا ہے اور تمام مصنوعات کو چیکنگ کے مرحلے سے گزارا جا رہا ہے۔ جرمنی کی وزارت زراعت کے ترجمان ایشلے کا ماننا ہے کہ تمام ڈیری پروڈکٹس کو جانچ کے مرحلے سے گزارا جا رہا ہے اور جلد ہی معاملات کو وسیع پیمانے پر دیکھا جائے گا۔ ترجمان کا کہنا ہے کہ کئی ریاستوں میں گائے کے دودھ اور مرغی کے گوشت اور انڈوں میں زہریلا مادہ پایا گیا ہے، جو کینسر کا سبب بن سکتا ہے اور اس کی مکمل جانچ کی جا رہی ہے۔ ترجمان کا مزید کہنا تھا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق، مرغیوں کو دی جانے والی خوراک میں زہریلے مادے شامل تھے، جو نہ صرف پرورش پانے والے چوزوں بلکہ مرغیوں کے انڈوں میں بھی منتقل ہو گئے تھے، جس کی مزید تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ یہاں یہ امر واضح رہے کہ کئی ممالک جن میں چین، کمبوڈیا اور تھائی لینڈ سمیت کچھ مغربی ممالک بھی شامل ہیں، وہاں سور کا گوشت مرغیوں کی خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ مرغیاں جلد نشوونما پا سکیں۔ اگرچہ کہ دنیا بھر میں جرمن انڈوں، گوشت اور دودھ کو استعمال کرنے والے صارفین ڈرے سہمے ہوئے ہیں، لیکن بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ زہریلا مادہ انسانی صحت کے لئے اتنا خطرناک نہیں ہے، جتنا کہ بیان کیا جا رہا ہے۔

مرکز سی اے اے نافذ کر کے ہندوستان میں دراندازوں کے داخل ہونے کو قانونی بنا رہی ہے: کیجریوال

نئی دہلی: 14 / مارچ (ایجنسیز) دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے جمعرات کو کہا کہ غیر قانونی دراندازوں کو ملک میں آنے کا ڈر ہے، لیکن مرکزی حکومت شہریت سے متعلق ترمیمی قانون (سی اے اے) کو نافذ کر کے ہندوستان میں ان کے داخلے کو قانونی بنا رہی ہے۔ کیجریوال نے آج کہا کہ چہارشنبہ کو انہوں نے ایک پریس کانفرنس کی تاکہ یہ بتایا جا سکے کہ سی اے اے ملک کے لئے کس طرح انتہائی خطرناک ہے اس لئے اسے واپس لیا جانا چاہئے۔ اس پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اپنا بیان جاری کیا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ کے بیان کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کیجریوال نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ نے اپنے پورے بیان میں سی اے اے پر اٹھائے گئے سوالات کے بارے میں کسی سوال کا جواب نہیں دیا ہے۔ مسٹر شاہ نے انہیں بے ایمان اور کرپٹ کہنے کے علاوہ کچھ نہیں کہا۔ کیجریوال نے کہا کہ آج مرکزی حکومت اور ملک کی تمام ریاستی حکومتیں عوام کے بچوں کو روزگار فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ مرکزی حکومت پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش سے اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو ہندوستان میں لا کر آباد کرنا چاہتی ہے، انہیں روزگار کہاں سے ملے گا؟ ہمارے ملک میں پہلے ہی بہت غریبی ہے۔ لوگوں کے پاس روزگار اور گھر نہیں ہیں۔ پھر ان ملکوں سے آنے والوں کو کہاں بسایا جائے گا؟ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آزادی کے بعد بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہوئی۔ بہت سے لوگ ہندوستان سے پاکستان اور بنگلہ دیش گئے اور پاکستان اور بنگلہ دیش سے بھی بہت سے لوگ ہندوستان آئے۔ اب سی اے اے کی وجہ سے جو نقل مکانی ہونے والی ہے وہ آزادی کے دوران ہونے والی نقل مکانی سے کہیں زیادہ تعداد میں ہونے والی ہے۔

ایک ملک، ایک انتخاب: 6 میں سے 4 قومی پارٹیوں نے کی مخالفت

نئی دہلی: 14 / مارچ (ایجنسیز) سابق صدر جمہوریہ رامناتھ کووند کی صدارت والی اعلیٰ سطحی کمیٹی نے 'ایک ملک، ایک انتخاب' (وَن نیشن، وَن الیکشن) سے متعلق اپنی رپورٹ موجودہ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے حوالے کر دی۔ اس میں کئی اہم سفارشات کی گئی ہیں اور جتنی بھی سیاسی پارٹیوں سے صلاح و مشورہ کیا گیا، اس کی تفصیل بھی رپورٹ میں شامل کی گئی ہے۔ کچھ سیاسی پارٹیوں نے 'ایک ملک، ایک انتخاب' تصور کی مخالفت کی ہے، تو کچھ نے اس کی حمایت بھی کی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق کووند کمیٹی نے مجموعی طور پر 47 سیاسی پارٹیوں کی رائے اپنی رپورٹ میں شامل کی ہے۔ ان میں سے 32 پارٹیوں نے 'ایک ملک، ایک انتخاب' نظریہ کی حمایت کی ہے، جبکہ 15 دیگر سیاسی پارٹیوں نے مخالفت ظاہر کی ہے۔ یعنی ایک تہائی سیاسی پارٹیاں ملک میں ایک ساتھ لوک سبھا اور ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات نہیں چاہتی ہیں، جبکہ دو تہائی سیاسی پارٹیاں چاہتی ہیں کہ لوک سبھا کے ساتھ ساتھ ریاستی اسمبلیوں کے انتخابات بھی کرائے جائیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ 6 قومی پارٹیوں میں سے صرف 2 ہی ایسی پارٹیاں ہیں جنھوں نے 'ایک ملک، ایک انتخاب' کے نظریہ کی حمایت کی ہے۔ یعنی 4 قومی سیاسی پارٹیوں نے اس سے عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ حمایت کا اظہار کرنے والی پارٹیوں میں بی جے پی اور نیشنل پیپلز پارٹی (این پی پی) ہے، جبکہ مخالفت کرنے والوں میں کانگریس، عآپ، بی ایس پی اور سی پی ایم ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کووند کمیٹی نے الیکشن کمیشن سے رجسٹرڈ 62 سیاسی پارٹیوں سے 'ایک ملک، ایک انتخاب' نظریہ کو لے کر رائے طلب کی تھی۔ ان میں سے 18 پارٹیوں کے ساتھ پینل کے اراکین نے ذاتی طور پر صلاح و مشورہ بھی کیا تھا۔ کئی اہم پارٹیوں نے اس نظریہ سے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کی، اور ان پارٹیوں میں کچھ بہت اہم پارٹیاں ہیں۔ مثلاً تلنگانہ کی بی آر ایس، جموں و کشمیر کی نیشنل کانفرنس، جے ڈی ایس، جے ایم ایم، شرد پوار کی این سی پی، آر جے ڈی، ٹی ڈی پی وغیرہ نے 'ایک ملک، ایک انتخاب' سے متعلق اپنا کوئی نظریہ ظاہر نہیں کیا۔ بی جے پی اور این پی پی کے علاوہ جن پارٹیوں نے 'ایک ملک، ایک انتخاب' کی حمایت کی ہے۔

ماہ رمضان المبارک 2024ء
ناندیڑ شہر

آج کا افطار :	6:35
کل کی سحر :	5:07

روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

کناوار برادرس کے ملٹی برانڈ شوروم کے
روبروئی عمارت میں
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3
کناوار برادرس
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3، مہاویر چوک، ناندیڑ
कन्नावार ब्रदर्स मल्टीब्रॅण्ड शोरुमचे
समोरील नविन वास्तुमध्ये...
गुरुकृपा मार्केट, शॉप नं. 1, 2, 3
कन्नावार ब्रदर्स
शर्टींग डिव्हीजन
महावीर चौक, नांदेड
वेळ : सुबह 11 से रात 9 बजे तक
8007777003, 8007777911

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مراٹھواڑہ کا سب سے بڑا اور پہلا سفید ملبوسات کا شوروم
مکمل سفید، ہمہ اقسام کے سفید پوشاکوں سے سجا سجایا شوروم
شرٹنگ، سوٹنگ اور لینن، کاٹن اور مختلف قسم کی لاتعداد ملبوسات
ہول سیل اور ریٹل داموں میں دستیاب
کناوار برادرس
گروکرپا مارکیٹ، شاپ نمبر 1,2,3، مہاویر چوک، ناندیڑ
मराठवाड्यातील सर्वात मोठे प्रथम व्हाईट हाउस...
संपूर्ण परीपूर्ण व्हाईट व्हरायटीजने भरलेले सुसज्ज दालन...
शर्टींग, सुटींग आणि लिनन, कॉटन व
सेलफच्या असंख्य व्हरायटीज
होलसेल व रिटेलमध्ये उपलब्ध
कन्नावार ब्रदर्स
गुरुकृपा मार्केट, शॉप नं.1,2,3 महावीरचैक, नांदेड
वेळ : सुबह 11 से रात 9 बजे तक
8007777003, 8007777911

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
15.March. 2024

جدید افسانے کو کہانی کی بازیافت نے کامیاب کیا: ڈاکٹر عظیم راہی

انٹرویو کار: ڈاکٹر غضنفر اقبال

ڈاکٹر عظیم راہی (1958) کی قلم کارانہ زندگی کا آئینہ افسانے، افسانچے، خاکے اور مضامین ہیں، جس کو انھوں نے ذوق ووجدان سے خوبی ورعنائی عطا کی ہے۔ (غ۔الف)

غضنفر اقبال: محترم ڈاکٹر عظیم راہی صاحب! کیا آپ اپنے افسانوی سفر سے مطمئن ہیں؟

عظیم راہی: کسی قلمکار کا اپنے تخلیقی سفر سے مطمئن ہوجانا دراصل اس کا رک جانا ہوتا ہے۔ جو جمود طاری ہوجانے کے مترادف ہوتا ہے۔ لہٰذا بے اطمینانی اور تخلیقی بے چینی ہی سفر کو جاری رکھنے میں معاون ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے میرا افسانوی سفر تو ابھی جاری ہے۔ تخلیقی بے چینیاں انشاء اللہ اس سفر کو مزید آگے جاری رکھنے میں یقینا معاون ہوگی ایسا میں سمجھتا ہوں۔

س: افسانے کی کیا تعریف ہوگی؟

ج: افسانہ کی ناقدین نے مختلف تعریفیں کی ہیں۔ میری نظر میں افسانے کے اجزائے ترکیبی کے ساتھ اس کے فنی لوازمات اور تکنیک چاہے خود کلامی ہو یا فلیش بیک اور تمثیلی انداز ہو، ان عناصر کے ساتھ افسانہ میں کہانی کا ہونا لازمی ہے جس کا نقطۂ عروج قاری کو متاثر کرنے کی اپیل کرتا ہو یہی ایک اچھے افسانہ کی صحیح تعریف ہوسکتی ہے۔

س: جدید افسانے کی روایت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج: جدید افسانے کی روایت اردو افسانے کی ایک اہم روایت رہی ہے جو اکثر ناقدین کی رائے میں ترقی پسند تحریک کا ردعمل رہی تو چند ایک ناقدین نے اسے پیش رو تحریک کی توسیع سے بھی تعبیر کیا۔ بہرحال جدید افسانے کی روایت نے اردو افسانہ کو جدت کے تجربہ سے بڑی کامیابی سے گزارا اور اردو افسانے کو متوازن بنا کر بہتر امکانات سے ہمکنار کیا لہٰذا جدید افسانے کی روایت کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ سلیم شہزاد نے اسے ترقی پسند تحریک کے روبہ زوال ہونے اور ان سے انقطاع کو جدید افسانے کی وجہ تسمیہ بتایا۔ گوپی چند نارنگ پرانی روایتوں سے انحراف کے اجتہاد سے تعبیر کرتے ہیں۔ جدید افسانے کو کمار پاشی نے ترقی پسند افسانہ کا ردعمل نہیں بلکہ بدلتے ہوئے زمانے اور وقت کی دین کہا تھا۔ جدید افسانے میں سماج کی خارجیت سے زیادہ فرد کی داخلیت پر زور دیا گیا، اِس کے اظہار کے لئے علامتوں کا سہارا لیا گیا جس کے سبب افسانے میں کہانی کسی حد تک گنجلک بھی رہی اور اکثر مبہم علامتوں اور غیر ضروری تجرید کی وجہ سے کہانی کی ترسیل قاری تک پوری طرح نہ ہوسکی اور افسانے سے کہانی کہیں کہیں کچھ وقفے کے لئے غائب بھی ہوگئی تھی۔ لیکن ۱۹۷۰ء کے بعد جدید افسانے میں کہانی کی بازیافت کے عمل نے اسے بڑی کامیابی عطا کی۔ بہرحال اردو میں جدید افسانے کی روایت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

س: اردو افسانے میں علامت نگاری کی کیا پہچان ہوگی؟

ج: اردو افسانے میں علامت نگاری کی پہچان یہی ہے کہ علامتیں افسانہ میں لادی ہوئی نہ ہو بلکہ خود کار ہو۔ واضح ہو مبہم نہ ہو۔ وہ افسانے کے بطن سے پیدا ہوئی ہوں، بے معنی اور مہمل نہ ہو۔ بے ساختہ ہو خود ساختہ نہ ہوں، جو محض فیشن کے طور پر استعمال نہ کی جائے تو افسانے میں یہ علامت نگاری کی عمدہ پہنچان ہوگی۔ بالالفاظ دیگر افسانے میں

علامتیں کہانی اور کردار کے مطابقت رکھتی ہوں تو وہ افسانہ کو معنی خیز اور مؤثر بناتی ہے جو قاری کو متاثر کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ لہٰذا علامتیں واضح اور افسانہ کے موضوع کے اعتبار سے ہوتو یہ ایک اچھے افسانے میں علامت نگاری کی پہچان ہوگی۔ جدید اردو افسانے میں علامتوں کا بہت استعمال ہوا ہے۔

س: اردو میں تجریدی افسانے کے نمائندہ افسانہ نگار کون کون ہیں؟

ج: اردو میں تجریدی افسانے کے نمائندہ افسانہ نگاروں میں انتظار حسین، بلراج مین را، احمد ہمیش، انور سجاد، سریندر پرکاش، دیویندر اسّر، قمر احسن، نیر مسعود، اکرام باگ، مظہر الزماں خاں اور حمید سہروردی کے نام اہم ہیں۔

س: مرہٹواڑہ کا افسانہ آپ کی نظر میں؟

ج: علاقۂ مرہٹواڑہ میں اردو افسانہ کی ایک مبسوط اور مربوط روایت رہی ہے جو بڑی تابناک اور اس کا مستقبل بھی بہت روشن ہے۔ ولی اور سراج کے شہر میں اردو افسانہ کی روایت بھی اپنی ایک شاندار تاریخ رکھتی ہے جو ڈاکٹر عزیز احمد، ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ، شاہین فاروقی سے شروع ہوکر ابراہیم اختر، الیاس فرحت، رفعت نواز، سریندر کمار مہرا، شاہ رخ صحرائی، اثر فاروقی، رشید انور، محمود شکیل، سلطان شمیم سے ہوتے ہوئے نور الحسنین، عارف خورشید اور عظیم راہی کے ساتھ متین قادری، سید عباس، ڈاکٹر حمید اللہ خان، صفی انور، ڈاکٹر شجاع کامل، ڈاکٹر نور الامین، ڈاکٹر شہاب افسر، سلیم احمد، وجاہت قریشی، ساحر کلیم، اظہر فاضل اور شیخ حسین تک پہنچتی ہے۔ اسی طرح نئے افسانہ نگاروں میں صبا تحسین، صبا منیر اور احمد اورنگ آبادی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی اور کئی نام ہیں اور نئی نسل میں کئی ابھرتے ہوئے قلم کار اس علاقے میں اردو افسانے کے روشن مستقبل کی گواہی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی جوگندر پال اور حمید سہروردی بھی مرہٹواڑہ کی افسانہ نگاری کا اہم باب رہے ہیں۔

س: کیا فکشن کا مستقبل افسانچہ ہوگا؟

ج: بہت ممکن ہے کہ نئی صدی میں نئی نئی تکنالوجی کی ترقی کے دور میں وقت کی عدم دستیابی کے سبب مستقبل میں افسانچہ کا رجحان مزید مقبول ہوجائے لیکن یہ ضروری بھی نہیں، اکیسویں صدی میں ناول کے رجحان کو بھی خوب فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ نئے نئے ناول لکھے جا رہے ہیں اور اچھے افسانے بھی تخلیق کئے جا رہے ہیں۔ ہر صنف ہر دور میں اپنے وجود کو تسلیم کرواتے آئی ہے لہٰذا قطعی طور پر یہ کہنا مناسب نہیں لگتا ہے البتہ یہ ضرور کہا جاسکتا ہے فکشن کا مستقبل مزید روشن اور تابناک ہوگا۔ اس بات کے امکان سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ روز افزوں ترقی کے ساتھ افسانچہ مزید مقبول ہوسکتا ہے اور اس کی پیش رفت میں اضافہ ضرور ہوسکتا ہے۔

س: عہد موجود میں خاکہ نگاری کا فن مقبول ہوا ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

ج: اردو میں خاکے شروع سے لکھے گئے ہیں اور بہت اچھے خاکے لکھے گئے ہیں۔ ایک بار پھر قلمکار اس طرح متوجہ ہو رہے ہیں لہٰذا اس رجحان کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے ابھی سوالِ بالا کے جواب میں کہا ہے کہ فکشن میں افسانہ کے ساتھ ناول نگاری کے رجحان کو دوبارہ بڑھاوا ملا ہے اسی طرح بہت سارے ادیب غیر افسانوی نثر میں خصوصاً خاکہ نگاری کی طرف توجہ دے رہے ہیں اور اچھے خاکے لکھے جا رہے ہیں اور خاکوں کے مجموعے بھی باقاعدہ منظر عام پر آ رہے ہیں۔ پہلے ادب کی بڑی بڑی شخصیتوں پر ہی خاکے لکھے جاتے تھے لیکن اب ہم عصر ادیب، افسانہ نگار ایک دوسرے کی شخصیتوں پر خاکے تحریر کر رہے ہیں۔ اس سے بھی اس رجحان کو بڑھاوا ملا ہے جو میری نظر میں ایک خوش آئندہ بات ہے۔ ابھی حال میں میرے خاکوں کا مجموعہ 'طرز بیاں اپنا' کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً پچھلے ۴۰ برس کے عرصے میں لکھے گئے تھے ان کو میں نے کتابی شکل میں یکجا کر دیا ہے۔ کئی بڑے ادیبوں کے خاکوں کے مجموعے بھی منظر عام پر آئے ہیں۔ اگر میں فہرست سازی کروں تو بات طویل ہوجائے گی۔ بہرحال رسم اجراء کے موقع پر صاحب کتاب کے اعزاز میں خاکہ پڑھنے کی رسم بھی ایک عرصے سے چلی آ رہی ہے۔ اس سے بھی خاکہ نگاری کے فن کو تقویت، اہمیت اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ آج کل طویل خاکوں کے بجائے مختصر خاکے لکھنے کو ترجیح دی جا رہی ہے اور اب تو افسانچے کی طرز پر خاکچے بھی لکھے جا رہے ہیں۔

س: آپ کا قاری کے لئے کیا پیغام ہے؟

ج: ادب کے طالب علم کی حیثیت سے میں بطورِ خاص نئی نسل کو یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ انٹرنیٹ کے دور میں سوشل میڈیا کی دنیا میں زیادہ مصروف رہ کر آن لائن کے جہان سے ذرا باہر نکل کر آف لائن کی دنیا کو بھی ایک بار پھر آباد کرتے ہوئے کتابوں کے مطالعہ کو وہ اپنی عادت بنالیں تو اس طرح اپنے دینی، علمی و ادبی تہذیبی ورثے کی بازیافت کے عمل کو جاری کر سکتے ہیں۔ اپنے اسلاف کے کارناموں سے واقف ہوکر اپنی تہذیبی روایات کی توسیع میں ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ادب و اخلاق کے ماحول کو پیدا کر سکتے ہیں۔ آج کے دور میں ایک دوسرے سے محبت کے جذبے کو عام کرنے کی ضرورت ہے' لہٰذا ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے سب سے کٹ کر اپنے آپ میں جینے کے رویے کو ترک کر دیں۔ سوشل میڈیا کے دور میں حقیقی معنوں میں سوشل بنیں تو ایک بہتر سماج اور معاشرے کی تشکیل میں اہم رول ادا کر سکتے ہیں جو ہم سب کے حق میں بہتر ہوگا۔

تاج محل بھوپال

محمد ہاشم القاسمی
(خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال)
موبائل فون:=9933598528

آپ لفظ تاج محل سے مغالطہ نہ کھائیں۔ "تاج محل بھوپال" جس کا اصل نام "راج محل" ہے۔ اس کو محترمہ سلطان شاہ جہاں، بیگم بھوپال نے تعمیر کروایا تھا۔ یہ تاج محل بھوپال کی تاریخی تاج المساجد کے قریب واقع ہے۔ تاج محل بھوپال کی تعمیر کا آغاز 1871ء میں ہوا تھا اور اس کی تکمیل 13 سال بعد 1884ء میں ہوئی تھی۔ اس کی تعمیر پر 30 لاکھ روپے لاگت آئی تھی۔ یہ محل اپنے زمانے میں تعمیر کیے جانے والے بہترین محلات میں سے ایک تھا۔ محل کے طرزِ تعمیر میں اسلامی طرزِ تعمیر، برطانوی طرزِ تعمیر، فرانسیسی طرزِ تعمیر، ہندو طرزِ تعمیر اور مغلیہ طرزِ تعمیر کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ یہ اُس وقت کی دنیا میں سب سے بڑی تعمیر تھی۔ (مستفاد وکیپیڈیا) بھوپال ہندوستان کی ریاست مدھیہ پردیش کی راجدھانی ہے۔ شہر بھوپال کو جھیلوں کا شہر، بیگمات کا شہر، اور مساجد کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں کی تاج المساجد بہت ہی خوبصورت مسجد مانی جاتی ہے۔ تاج المساجد کا سنگ بنیاد ریاست کی تیسری خاتون فرمانروا خلد مکانی نواب شاہ جہاں بیگم نے 1886ء میں رکھا، شاہ جہاں بیگم بھوپال کی وہ خاتون حکمراں ہیں، جنہیں اپنے ہم نام مغل بادشاہ شاہجہاں کی طرح عمارت سازی کا بڑا شوق تھا، ان کے اس تعمیری ذوق کا ثبوت، تاج محل، عالی منزل، بے نظیر، گلشن عالم جیسی منفرد عمارتیں ہیں اور ان میں سب سے نمایاں تاج المساجد ہے، جس کی تعمیر کے لئے بیگم صاحبہ نے اپنے خزانہ کا منہ کھول دیا تھا، اس میں استعمال کیلئے آگرہ کا پتھر، بھوپال لایا گیا، متھرا اور جے پور کے کاریگر مامور ہوئے، ستون اور جنگلوں پر نہایت خوبصورت نقاشی کی گئی، دالانوں کے کتبے سنگ موسیٰ سے پچکاری کر کے تیار ہوئے، بلوری فرش انگلینڈ سے تیار کر کے منگوایا گیا، مسجد کو زینت بخشنے کیلئے جھاڑ و فانوس اور شیشہ کا دوسرا سامان بیلجیم کی ایک معروف کمپنی سے بیش قیمت رقمیں صرف کر کے تیار کرایا گیا، مسجد کا نقشہ لاہور کی شاہی جامع مسجد کو سامنے رکھ کر جزوی تبدیلی کے ساتھ مرتب ہوا اور اس عظیم الشان تعمیری منصوبہ پر عمل کا رنگ بھرنے کیلئے خوش بختی سے "اللہ دلائے" نام کا مشہور اور اپنے دور کا تجربہ کار ماہر تعمیر میسر آ گیا، جس طرح آگرہ کے تاج محل کی تعمیر کیلئے شیراز نامی ماہر تعمیرات جہانگیر کو مل گیا تھا، اسی طرح عہد شاہجہاں کے بھوپال کے تمام محلات و مساجد پر اللہ دلائے کے دست شہ کار آفریں کا اثر نظر آتا ہے۔ پندرہ سال تک جاری رہنے والی تعمیر سے مسجد کے دونوں مینار نصف کے قریب، اس کی چھت و محرابیں، جنوبی و مشرقی دالان، شمالی دالان کے صرف ستون اور مشرقی و مغربی برجیاں ہی تعمیر ہو پائیں تھیں کہ بیسویں صدی آتے آتے 1901ء میں شاہجہاں بیگم کی وفات ہوگئی اور وہ مسجد کو مکمل کرنے کی حسرت دل میں لئے دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ انہوں نے تاج المساجد کیلئے بلور کے مصلے، کلس، فوارے اور زنانہ حصے کیلئے بلوری فرنیچر منگوایا تھا جو سب کرسٹل کٹ تھا، بیگم صاحبہ کی یہ آرزو تھی کہ مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر رسم افتتاح کی تقریب منعقد ہو تو اس میں تعمیری کام انجام دینے والے سارے عملے کاریگر و مزدور وغیرہ کو دو دو ماہ کی اجرت نقدی کی صورت میں اور اتنی ہی قیمت کے جوڑے بیڑے تقسیم کئے جائیں اور اس کیلئے ہزاروں کی تعداد میں اطلس، کمخواب اور مشروع کے تھان خرید کر توشہ خانے میں جمع کر لئے گئے تھے۔ لیکن بیگم صاحبہ کی آنکھیں بند ہوتے ہی مسجد کا کام رک گیا، اس کے خارجی میدان میں پڑے ہوئے تراشیدہ پتھر، منتظر رہے کہ مسجد کی تعمیر میں ان کا استعمال ہو۔ اہل نظر اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں کی حوصلہ مند بیگم نواب شاہجہاں صاحبہ کی زندگی وفا کرتی اور ان کی حیات میں تاج المساجد مکمل ہوجاتی تو مغل شہنشاہ شاہ جہاں کے بنوائے "تاج محل" کی طرح اس مسجد کا شمار عجائبات میں نہ سہی فن تعمیر کے جلال و جمال کے نقش حسیں میں ضرور ہوتا، لیکن پچاس برس تک یہ ادھوری مسجد جو عبادت الٰہی سے آباد ہونے والی تھی، جہاں اللہ اکبر، قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گونجنے والی تھیں، وہی مسجد ویرانی کا شکار ہوکر، ناپسندیدہ عناصر کی پناہ گاہ بنی رہی۔ شاہ جہاں بیگم کی بیٹی نواب سلطان جہاں چونکہ اپنی والدہ سے ناراض تھیں، لہٰذا انہوں نے ماں کے اس ادھورے کام کو مکمل نہ کیا، ان کے بیٹے نواب حمید اللہ خاں کی ہمت بھی جواب دے گئی اور وہ بھی اپنی نانی کے اس زبردست منصوبے کو تکمیل تک نہ پہونچا سکے۔ پورے پچاس سال بعد 1950ء میں یہ کام جو بادشاہوں نے شروع کیا تھا لیکن ان کے وارث مکمل کرنے سے قاصر رہے۔ بقول مولانا عبدالماجد دریابادی "ایک بوریہ نشیں، علماء کی صف کے صاحب عزم وہمت فردِ فرید کی قسمت میں لکھا تھا کہ وہ اس کام کو پورا کریں لہٰذا خاندانِ مجددیہ کے چشم و چراغ اور رشد و ہدایت کے مینار حضرت شاہ محمد یعقوب صاحب مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لائق مرید مولانا محمد عمران خاں ندوی ازہری کو ہدایت کی کہ وہ مسجد کی تعمیر کا کام از سرنو شروع کریں اور مولانا محض اللہ کے بھروسے ندوۃ العلماء لکھنؤ جیسی اہم دینی درس گاہ کے اہتمام کی ذمہ داری چھوڑ کر اپنے مخلص رفقاء کو ساتھ لیکر تاج المساجد کی تعمیر میں مصروف ہوگئے۔ تائید غیبی اور نصرت خداوندی نے ایسا کرشمہ دکھایا کہ اس ویران مسجد میں نہ صرف دارالعلوم تاج المساجد کی بنیاد پڑ گئی بلکہ تعمیر مسجد کا کام بھی شروع ہوگیا اس وقت علامہ سید سلیمان ندوی ریاست بھوپال کے قاضی القضاۃ تھے، آپ کی ہمت افزائی نے بھی شاگرد کے حوصلوں کو جلا بخشی، مولانا عمران خاں نے مسجد کی تعمیر اور دارالعلوم کی تنظیم میں اپنی ساری صلاحیتیں جھونک دیں۔ ملک اور دنیا کی سرحدوں کے فاصلے ان کی ہمت کے آگے سمٹ گئے، عرب وعجم، یوروپ وایشیا اور افریقہ تک سارے جہان کا خود سفر کر کے یا اپنے سفیروں کو پہونچا کر مسلمانانِ عالم کو مسجد کی تعمیر میں شریک کیا یہاں تک کہ 1986ء میں اصحاب خیر کے تعاون سے مسجد تکمیل کو پہونچی، چھتیس سال کی شب روز محنت، ہزاروں کاریگروں و مزدوروں کی مشقت، لاکھوں بندگانِ خدا کے مالی تعاون اور ہزاروں اہل اللہ کی دعاؤں کے طفیل میں دو کروڑ کے سرمایہ سے قدیم وجدید فنِ تعمیر کا یہ پروجیکٹ مکمل ہوا۔ اس کی تعمیر میں جہاں مساجد کے تمام روایتی خدوخال کا لحاظ رکھا گیا، وہیں اس کی ہیئت کو دلکش بنانے کی بھی پوری کوشش کی گئی۔ مسجد کے مرکزی ہال یعنی جماعت خانے کا رقبہ تقریباً 24 ہزار مربع فٹ، جبکہ چھت اس کے تین گنا حصہ پر پھیلا ہوا ہے، ہر مینارہ کی بلندی 206 فٹ اور قطر تقریباً 28 فٹ ہے اور گنبد 40 فٹ پر محیط ہیں۔ مسجد کے شمال وجنوب میں پتھروں کی خوبصورت جالیوں سے آراستہ پردہ نشین خواتین کیلئے دو علاحدہ حصے بھی تعمیر کئے گئے ہیں جو سنگ تراشی کا شاہکار کہے جاسکتے ہیں۔ مسجد کی شہرت اور عظمت کو پوری دنیا میں متعارف کرانے میں یہاں 54 سال تک منعقد ہونے والے تبلیغی اجتماع کا بھی اہم حصہ ہے۔ جس میں ہر سال ہند اور بیرون ہند سے لاکھوں بندگان خدا شرکت کرتے تھے، بحیثیت مجموعی تاج المساجد آج ایشیا کی مایہ ناز مسجد ہی نہیں اپنے بانی اور معمار کے حوصلے نیز فن تعمیر کے شاہکار کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ بھوپال میں بیگمات کی حکومت ایک صدی سے زائد رہی ہے، اسی مناسبت سے اسے "بیگمات کا شہر" بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان کی اس شاہی ریاست پر چار بیگمات نے بڑی لیاقت وفراست سے حکمرانی کی ہیں۔ (1) نواب قدسیہ بیگم، (2) نواب سکندر جہاں بیگم، (3) نواب شاہجہاں بیگم اور (4) نواب سلطان جہاں کی حکومت کی رہی ہے۔ آخری نواب بیگم نے بالآخر حکومت کی عنان اپنے بیٹے نواب حمید اللہ خان کے سپرد کی جو کہ بھوپال کے آخری نواب ثابت ہوئے۔ آپ نے 1915ء میں علی گڑھ کالج سے بی۔ اے پاس کیا۔ مئی 1926ء میں والدہ کی تخت سے دستبرداری کے بعد ریاست کی زمام حکومت سنبھالی۔ کئی برس تک ریاستی حکمرانوں کے ایوان "چیمبر آف پرنسز" کے چانسلر رہے۔ لندن میں منعقد گول میز کانفرنس میں ریاستی حکمرانوں کی نمائندگی کی۔ مئی 1959ء میں ہندوستانی حکومت نے بھوپال کو اپنی نگرانی میں لے لیا اور نواب صاحب کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ نواب حمید اللہ خاں روشن خیال حکمران اور بیدار مغز سیاست دان تھے۔ کھیلوں سے بہت شغف تھا۔ پولو کے بین الاقوامی کھلاڑی تھے۔ (وکیپیڈیا) آج بھوپال ضلع کی مجموعی آبادی 061,371,2 افراد پر مشتمل ہے، آج بھی بھوپال کے ماحول میں مذہبی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ نفرت کی مسموم لہریں محسوس نہیں ہوتیں۔ تقسیم ہند سے پہلے کی طرح ہندو اور مسلمان اب بھی ایک دوسرے کی تقریبات میں شریک ہوتے ہیں۔ شاید وہ بھارت کے بعض دوسرے شہروں میں رہنے والے کچھ لوگوں کی طرح متعصب، تنگ ذہن اور تنگ نظر نہیں ہیں، اپنا بُرا بھلا سمجھتے ہیں، اور شعور رکھتے ہیں۔

کیا اس ماہ مقدس میں بھی ہمارے شیطان حرص مال قید نہ ہوں گے

محمد ضیاء الدین (پربھنی) 9822651193

رمضان المبارک اپنے جذبہ صبر وعزیمت وفرمانبرداری وقربانی اور اطاعت کے سبب جہاں سارے عالم کے لیے ایک قابل رشک وقابل تقلید مہینہ ہے وہیں مسلمانان عالم کے لیے ماہ مقدس و ماہ بابرکت ہے کہ اس ماہ مقدس میں ہر مسلمان اللہ کے ہر حکم کی پابندی اور اطاعت کے لیے تیار رہتا ہے اور گراں گزرنے کے باوجود ہر عمل کی ادائگی کی ہر ممکن کوشش کر کے اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش کر کے اس کی رضاء کے حصول کا آرزو مند رہتا ہے یہ وہ ماہ مقدس ہے اس مہینے میں کی جانے والی نیکیوں کی جزا بڑھا دی جاتی ہے اور بندوں کو ان کے اعمال کی جزا مولا خود دیتا ہے ایسے ماہ مقدس میں جبکہ بندے کو نیکیوں کی راہ سے گمراہ کرنے والے شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور آسمان سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ بندگان خدا حصول رحمت وحصول برکت کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں گزشتہ چند برسوں سے یہ دل خوش کن مناظر دیکھنے مل رہے ہیں کہ مسلم نوجوانوں میں روزے کا شوق بڑھتا جا رہا ہے وہیں وہ اس ماہ مقدس میں نمازوں کی پابندی کر رہے ہیں تراویح کی جماعتوں میں بشمول نوجوانوں کے ایک بڑی تعداد مصروف عبادت نظر آ رہی ہے حتی کہ دس دن میں قرآن والی تراویح میں بھی لوگ کثیر تعداد میں نظر آ رہے ہیں اور ان میں بھی نوجوانوں کی تعداد ماشاءاللہ کافی زیادہ نظر آ رہی ہے خیر خیرات افطار کی دعوتیں صاحب نصاب لوگوں کی جانب سے زکوٰۃ کی ادائگی جیسے خوشنما مناظر ہیں تو وہیں یہ بھی مناظر دیکھنے مل رہے ہیں کہ مسلمانوں کے کچھ طبقات یعنی کہ تاجر طبقے کی ایک بڑی تعداد نے جو روبہ اختیار کیا ہے اسے دیکھ کر لگتا ہے کہ ان کی حرص و ہوس اور مال کی طمع کے شیاطین قید ہونے کے بجائے ان کی تعداد میں اضافہ ہوگیا ہو۔ یہ ماہ مقدس جو نیکیوں کی دولت کمانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے انھوں نے نیکیوں کے بجائے سیم وزر کی دولت کمانے کو ہی اپنا مقصد بنالیا ہو جس سے ممکن ہے ان کی دنیاوی دولت اور عیش وآرام میں اضافہ ہو لیکن وہ بھول گئے ہیں کہ اصل دولت اخروی دولت ہے جو لازوال ہے لیکن یہ حصول مال کے چکر میں ایسے الجھے ہوئے ہیں کہ ان کو اس اخروی دولت کی کوئی پرواہ ہی نہیں رہ گئی جو حد درجہ افسوسناک بات ہے۔ آج ایسے وقت جبکہ ہر جگہ مسلمان ہزارہا آفتوں اور مصیبتوں کے شکار ہیں کہیں ظلم وزیادتی کے شکار ہیں تو کہیں قتل وغارتگری کا نشانہ بن رہے ہیں تو کہیں ان پر لعن طعن کے تیر برسائے جا رہے ہیں کہیں ان کو ان کی اصلی شناخت سے ہٹا کر زمانے کی ذلت میں گرانے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور اس سے یہ ملت جا بجا جھوجھ رہی ہے لیکن اس کے باوجود اس کو حرص وہوس مال کے ڈریگن نے ایسا جکڑ رکھا ہے کہ وہ مال کے حصول کی لالچ میں سب دیکھتے جانتے بوجھتے ہوئے بھی اندھی اور بے بس ہے اور اس کی خاطر ایمان جیسی لازوال دولت سے کنارہ کشی کر رہی ہے جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ رمضان المبارک جیسے ماہ مقدس کی آمد کو مسلمانوں کے لیے روحانی دولت بٹورنے کا ایک بہترین موقع مانا جاتا ہے لیکن وہیں افسوسناک صورت حال یہ ہے ہمارے تاجر طبقے کے ایک بڑے حصے نے اس کو دنیاوی دولت لوٹنے کا ذریعہ مان لیا ہے جہاں عام مسلمان رمضان کی آمد کے ساتھ اس احساس سے سرشار ہوجاتا ہے کہ اب اس کی مرادوں کی جھولی رب کی رحمت سے بھر جائے گی وہیں تاجروں کا یہ طبقہ اس احساس سے شاداں وفرحاں ہوتا ہے کہ اب اس کے ناقص مال کے اونچے داموں میں بکنے سے اس کی تجوری بھر جائے گی اور معمول سے زیادہ نفع کما کر اپنی مال وزر کی ہوس کی پیاس بجھا پائیگا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ پیاس ہے جو قبر میں جانے تک نہیں بجھتی لیکن جب عقل پر لالچ کا پردہ پڑ جائے اور دل حب مال سے آلودہ ہو جائے تو پھر کچھ بھی یاد نہیں رہتا اسلام میں تجارت کو ایک مقدس ذریعہ روزگار قرار دیا گیا ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے اسے باعث برکت قرار دیا ہے لیکن وہیں تجارت کے اصول بھی متعین کیے گئے ہیں اور منافع خوری ملاوٹ اور نقلی مال کو اصلی بتا کر بیچنے لوٹ کھسوٹ کرنے اور ناپ تول میں کمی کرنے کو باعث گناہ قرار دیا اور اس پر سخت وعید سنائی۔ ایک دور تھا جب ایمانداری مسلم تاجروں کی پہچان تھی اور لوگ بالخصوص غیر مسلم، مسلم تاجر سے مال خریدنے کو ترجیح دیتے تھے اور آج بھی کہیں کہیں یہ صورت حال موجود ہے لیکن یہ بھی ہے کہ آج ہماری وہ وقعت وعزت نہیں رہی کہ لوگ ہم پر آنکھیں موند کر بھروسہ کریں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے تاجروں کے ایک طبقے نے دینی اصولوں کو پس پشت ڈال کر زمانے کی روش اختیار کر لی ہے یہی سبب ہے کہ یہ منظر نامہ اب تیزی سے بدل رہا ہے اور ادوسرا رخ اختیار کر رہا ہے یہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد جہاں عبادتوں کے معاملے میں کافی آگے بڑھ رہی ہیں وہیں معاملات کے معاملے میں پیچھے جا رہی ہیں جبکہ عبادات فرد کا ذاتی معاملہ ہے جس کی کمی بیشی پر اللہ کی جانب سے معافی مل سکتی ہے لیکن معاملات کا تعلق معاشرے سے ہے اور یہاں ہونے والی غلطیوں اور کوتاہیوں کے اثرات دوسروں پر پڑتے ہیں اور یہ عمل حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے جس کے لیے کوئی معافی نہیں نبی کریم نے حقوق العباد کے تعلق سے سخت ہدایات دی ہیں وہیں حرص وہوس مال کے انجام سے بھی واقف کرایا لیکن اس کے باوجود ہماری اکثریت ان تعلیمات کو فراموش کر کے محض حصول مال کے لیے دھوکے بازی میں مصروف ہے اور اس میں اتنی غرق ہوگئی ہے کہ اسے اپنے اس عمل کے دوران یہ احساس بھی نہیں رہتا کہ یہ گناہ وہ اس ماہ مقدس میں کر رہا ہے جس میں ایک نیکی کا ثواب ستر گنا زیادہ ملتا ہے ظاہر ایسے مقدس مہینے میں اگر کوئی محض اپنے پیٹ کے جہنم کو بھرنے کے لیے گناہ اور ایسا گناہ کرے جس کی معافی آسان نہیں تو یقینا اس کو اپنے انجام کے بارے میں سوچنا چاہیے یہاں کچھ زیادہ ذمہ داریاں ہمارے ناصحان قوم کی بھی ہیں معاشرے کو گناہ سے بچانا جن کا منصب اور فرض اولین ہے کہ وہ معاشرے کو اس گناہ کے انجام سے واقف کرائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ وہ حق میں باطل کی ملاوٹ نہ کریں ک آج بازار رونق سے بھرے ہیں گرمی بازار موسم کی شدید ترین حرارت کو بھی پیچھے ڈھکیل رہی ہے ایسے ماحول میں مسلم تاجروں کو اپنے مسلمان ہونے کا احساس ہونا ضروری ہے اور یہ عمل ہمارے دین کا اہم حصہ ہے جس کے ذریعہ دین ودنیا کی عبادت کمائی جاسکتی ہے روایت ہے کہ ایک بار خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دور کے ایک مجذوب بہلول دانا کو ہدایت دی کہ وہ بازار جائے اور بیوپاریوں کے ناپ تول کے ذرایع کی جانچ کرے اور خاطی پائے جانے والے بیوپاریوں پر قانونی کاروائی کرے اس ہدایت کے مطابق بہلول دانا بازار پہنچے اور ایک گوشت فروش کی دکان پر جا کر اس کے ناپ تول کے اوزار کی جانچ کر کے اسے نادرست پایا تو اس سے اس کی زندگی کے بارے میں بات چیت شروع کردی تو اس نے اپنے ایک ایک غم سنانے شروع کر دے کہ کیسے وہ زندگی کو کسی مصیبت کی طرح جھیل رہا ہے اور کیسے آئے دن نت نئی آفتوں نے اس کا گھر دیکھ لیا ہے یہ سن کر بہلول آگے بڑھے اگلی گوشت کی دکان پر جا کر دیکھا تو وہاں بھی وہی معاملہ کہ ناپ تول کے ذریعہ دھوکہ دہی جاری ہے بہلول نے اس سے بھی اس سے بھی محبت بھری گفتگو کی اس سے بھی اس کے احوال زندگی پوچھے تو وہ بھی حالات کا مارا نکلا اس کے سر پر بھی مصیبتوں کے پہاڑ کھڑے تھے معاشی مسائل گھریلو جھگڑے رشتہ داروں سے ناچاقی لوگ درپئے آزار بہلول آگے بڑھے ایک دکان پر گئے تو دیکھا کہ ایک ہشاش بشاش شخص مصروف کاروبار ہے بہلول نے اس کے بھی اوزان کی جانچ کی تو اسے بالکل صحیح پایا اس سے بھی اس کا احوال پوچھا تو نے بڑی شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی مطمئین زندگی کی روداد بیان کی کہ اولاد فرمانبردار ہے کاروبار میں برکت ہے خاندان میں یکجہتی ہے اور یہ کہ اللہ کے فضل سے کسی پریشانی کا کوئی سامنا نہیں ہے بہلول لوٹ آئے تو ہارون رشید نے رپورٹ طلب کی تو بتایا کہ بہت سارے تاجر بد دیانت اور خاطی ہیں جن کے کاروبار میں جھول ہے ہارون رشید نے پوچھا پھر ان پر کیا کاروائی کی تو بہلول بولے کچھ بھی نہیں یہ سن کر بادشاہ کو غصہ آگیا کہ میں نے تمھیں ایسے بد دیانت بیوپاریوں پر کاروائی کے لیے اور انھیں سزا دینے کے لیے نہیں بھیجا تھا؟ بہلول بولے بے شک تب خلیفہ نے پوچھا کہ کوئی کاروائی کیوں نہیں کی کوئی سزا کیوں نہیں دی تو بہلول نے جواب دیا امیر المومنین ان کو سزا دینے کی بھلا کیا ضرورت کہ خود زندگی ان کو سزا دے رہی ہے اور ان کے اعمال نے ان کے لیے زندگی کو تپتا ہوا تنور بنا دیا ہے یہ حکایت آج ہمارے معاشرے پر صادق آتی ہے کہ یہاں لوگ ہزار ہا مشکلات کے شکار ہیں بیماریوں نے گھیر رکھا ہے لوگوں سے تعلقات اچھے نہیں گھروں میں الجھنیں اور پریشانیاں ہیں پیسہ آئے دن کسی نہ کسی بے کار مد میں خرچ ہو رہا ہے اولاد راہ راست پر نہیں لوگ اس کی شکایات لے کر عاملوں اور باباؤں کے پاس جاتے ہیں اور اپنی کمائی ان کے حوالے کر رہے ہیں لیکن اس کی جڑ تلاش نہیں کرتے اپنے معاملات پر نظر نہیں دوڑاتے جس کے سبب پریشانی کے شکار ہیں حیرت کی بات تو یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ عجیب تضاد عمل کا شکار ہے ایک طرف دین داری بھی جاری ہے فیاضی بھی ہو رہی ہے دوسری طرف بد دیانتی اور خیانت کا دور دورہ ہے۔ ہم اپنے اطراف بھی وہی ماحول دیکھتے ہیں جو مذکورہ بالا حکایت میں بیان کی گئی ہیں یہاں بھی جو لوگ ایمانداری اور دیانت داری سے تجارت کرتے ہیں اللہ نے ان کی کمائی میں برکت بھی دی ہے اور وہ ایک مطمئن زندگی بھی گزار رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو بد دیانت اور بے ایمان ہیں ان کے کاروبار دیکھنے میں تو بڑے نرآتے ہیں لیکن یہ چاندنی چار دن کی ہوتی ہے اور پھر گھپ اندھیرا اللہ ہمارے تاجر طبقے کو نیکی اور راست بازی کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

مسائل ہی مسائل

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ

ملت اسلامیہ کو اس وقت بے پناہ مسائل کا سامنا ہے یہ مسائل داخلی بھی ہیں اور خارجی بھی، بہت سارے مسائل کا حل خود ہمارے پاس موجود ہے اور ہم ان سے نمٹ سکتے ہیں، لیکن اس کے لیے عزم راسخ اور اوالوالعزمی کی ضرورت ہے، جو مسائل سرفہرست ہیں؛ ان میں دین بیزاری اور ہماری بے عملی اور بدعملی سب سے بڑا مسئلہ ہے، نئی نسل جس تیزی سے دوسری تحریکوں اور افکار سے متاثر ہو رہی ہے یہ ہمارے لیے ایک چیلنج ہے اور اس کی وجہ سے ہمارے بچے بڑی تعداد میں اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں، گھروں میں نماز، قرآن کا چرچا باقی نہیں رہا، جمعہ کی نماز بھی دو رکعت تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ سنتوں کا اہتمام نہیں، اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ گارجین حضرات خود بھی اسلام پر عمل کریں اور اپنے بچوں میں بھی ذوق پیدا کریں، علماء وصلحاء کی صحبت اختیار کریں، تا کہ اس کے مفید اور مثبت اثرات دل ودماغ پر پڑیں، اور شیطانی حربے ناکام ہوجائیں، اس ضمن میں اسلامی تہذیب وثقافت سے دوری کو بھی رکھا جاسکتا ہے، کتنے گھروں کی آرائش وزیبائش اور سجاوٹ میں اسلامی انداز کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور ہماری وضع قطع کس قدر اسلامی تہذیب وثقافت سے میل کھاتی ہے، وہ ہم سب جانتے ہیں۔ دوسرا مسئلہ ہماری جہالت کا ہے، وہ امت جو تعلیم وتعلم کے نام پر اٹھائی گئی اور جس مذہب میں تعلیم کو فرض قرار دیا گیا، اس امت کے بچے تعلیم سے بے بہرہ ہوں تو کتنے افسوس کی بات ہے، وہ امت جس کے نبی نے انما بعثت معلما کہہ کر اپنا تعارف کرایا اس کے نونہال زری کے کارخانوں میں مزدوری، ہوٹلوں میں بیڑے کا اور کچڑے کے ڈھیر سے کچڑے چننے کا کام کریں، یہ ہمارے لیے شرم کی بات ہے۔ اس مسئلہ پر دیہاتوں سے لے کر شہروں تک بیداری آئی ہے اور تیزی سے تعلیمی ادارے کھل رہے ہیں، لیکن اب بھی یہ ہماری تعداد کے اعتبار سے کم ہیں، جو ادارے معیاری ہیں ان کی فیس اتنی لمبی ہے کہ عام مسلمانوں کی پہنچ ہی وہاں تک نہیں ہوسکتی، لے دے کر تھوڑا بہت مدارس والے بچائے ہوئے ہیں تو وہاں کی تعلیم کو معاشی سرگرمی کے لیے مفید نہیں سمجھا جاتا ہے اس لیے پڑھنے والے بچوں میں صرف چار فی صد ہی ادھر کا رخ کر پاتے ہیں، ضرورت ہے کہ جگہ جگہ مکاتب سے لے کر اعلیٰ تعلیم کے معیاری ادارے قائم کیے جائیں اور فیس وغیرہ ایسی رکھی جائے کہ اسکول کا نظام بھی صحیح ڈھنگ سے باقی رہے اور گارجین پر زیادہ بوجھ بھی نہ پڑے۔ تیسرا مسئلہ ہماری معاشی واقتصادی کمزوری کا ہے، بڑی تعداد میں مسلمان مفلسی اور پسماندگی کی زندگی گزار رہے ہیں اور یہ دلتوں سے بھی گئے گزرے ہیں، اس کے لیے سرکاری سطح پر نوکری کی تلاش کے ساتھ نوجوانوں کو ٹیکنیکل تعلیم دینی ہوگی تا کہ وہ آسانی سے اپنی معاشی پسماندگی کو دور کرسکیں، دوسری صورت تجارت سے جڑنے کی ہے خواہ وہ چھوٹی گھریلو صنعت ہی کیوں نہ ہو۔ پونجی کے لیے بہت ساری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کا مزاج بنانا ہوگا، کچھ لوگوں کو اس کام کے لیے تیار ہونا ہوگا کہ وہ سرکاری اسکیموں کی اطلاع عوام تک پہنچانے کا کام کریں، اور لوگوں کی مدد کے لیے آگے آئیں۔ چوتھا بڑا مسئلہ جمہوری اداروں میں نمائندگی کا ہے، آزادی کے بعد سے مسلسل پارلیمنٹ، اسمبلی اور مقامی جمہوری اداروں میں ہماری نمائندگی کم ہوتی جا رہی ہے، اس کی بڑی وجہ سیاسی پارٹیوں کا رویہ ہے۔ وہ مسلمانوں کو ووٹ بینک کی طرح استعمال کرتے ہیں اور بعد میں وہ اس مظلوم اقلیت کو بھول جاتے ہیں، پارٹیوں میں جو ہمارے لیڈران ہیں وہ بھی پارٹی کے وفادار زیادہ اور ملت کے وفادار کم ہوتے ہیں، انھیں ہر وقت یہ خطرہ رہتا ہے کہ انھیں کوئی کومنل (Communal) نہ کہہ دے، اس ڈر سے وہ بہت سارے جائز کام بھی مسلمانوں کا کرنے سے گریز کرتے ہیں، ہمیں اس صورت حال کو بدلنا ہوگا، پارٹی نظریات سے اوپر اٹھ کر ملت کے مفاد کے لیے سوچنا ہوگا۔ مسلم رائے عامہ کو اس کے لیے بیدار کرنا ہوگا تا کہ مسلم ووٹوں کو منتشر ہونے سے بچایا جاسکے، اس کے لیے ملی تنظیمیں جو لائحۂ عمل بنائیں اور جن بنیادوں پر ووٹ دینے کی تجویز رکھیں ان پر اعتماد کرتے ہوئے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے اکابر کی نگاہیں دور رس ہیں اور یقینا ان کی جانب سے جو تجویز آئے اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تا کہ جمہوری اداروں میں مسلمانوں کی نمائندگی زیادہ سے زیادہ ہوسکے۔ پانچواں مسئلہ زبان کی حفاظت کا ہے، یقینا زبان کسی مذہب کی خاص نہیں ہوتی، اردو بھی یقینی طور پر مشترکہ زبان ہے؛ لیکن مسلمانوں کا بڑا علمی سرمایہ اس میں محفوظ ہے، اس معاملہ میں سرکاری سطح پر بھی توجہ کی ضرورت ہے اور داخلی سطح پر بھی ہمیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ہمارے بچے اردو پڑھیں، ہمارے گھروں میں دوسری زبانوں کے اخبارات ورسائل کے ساتھ اردو کے اخبارات ورسائل بھی خرید کر پڑھے جائیں، ہماری خط وکتابت کی زبان اردو ہو، میں نے کہیں پہلے بھی لکھا ہے کہ اردو کی لڑائی ہم اپنے گھروں میں ہار گئے ہیں، ہمیں اس طرف خصوصیت سے توجہ دینی ہوگی۔ ایک بڑا مسئلہ بلکہ داخلی مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ آپسی اختلافات کا ہے، چھوٹے چھوٹے اور فروعی مسائل میں مسلمان شدید اختلافات کا شکار ہیں، نماز نہیں پڑھتا لیکن آمین بالجہر والسر پر لڑے گا، درود شریف کا ورد نہیں کرے گا؛ لیکن کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنے پر لاٹھیاں نکل آئیں گی، ہمیں اس صورت حال کو بدلنا ہوگا کلمہ کی بنیاد پر اتحاد پیدا کرنا ہوگا، اسی طرح ذات پات کی لعنت سے بھی ہمیں پیچھا چھڑانا ہوگا، نہ انفرادیت اور نہ فرقہ بندی، ایک امت اور ایک جماعت بن کر زندگی گزارنا، اس وقت کی سب سے بڑی ضرورت اور کلمہ کی بنیاد پر اتحاد، ہماری طاقت کا محور ومرکز ہے۔ ہمیں ہر حال میں اس ہدف کے لیے کوشش کرتے رہنا چاہئے اور ہر قیمت پر کرنا چاہئے۔ ان کے علاوہ مختلف موقعوں سے ہونے والے فسادات، محکمہ پولیس کی طرف سے مسلمانوں کو ہراساں کرنے کی کوشش، بے گناہ نوجوانوں کو پکڑ کر جیل کی سلاخوں میں ڈالا جانا، عدالت کی طرف سے مسلم پرسنل لاء میں بار بار مداخلت، سرکاری ملازمتوں سے انھیں دور رکھنے کی منظم کوششیں، ہجومی تشدد کے ذریعہ مسلمانوں کا قتل یہ ملت کو درپیش چند مسائل ہیں، جنہیں اشاروں کی زبان میں بیان کیا گیا ہے۔

چین کی سمندری تجاویز قومی مفادات کے خلاف ہیں۔ فلپائن

منیلا۔ 14 / مارچ۔ ایم این این۔ فلپائن کی وزارت خارجہ نے منگل کے روز کہا کہ اسے چین کی جانب سے سمندر سے متعلق کئی تجاویز موصول ہوئی ہیں، لیکن انہوں نے مزید کہا کہ ان پر غور نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ جنوب مشرقی ایشیائی ملک کے قومی مفادات کے خلاف ہیں۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ چین کی طرف سے تجاویز میں سے ایک ایسی تھی جہاں اس نے "ایسے اقدامات پر اصرار کیا جو [دوسرے تھامس شوال] پر چین کے کنٹرول اور انتظامیہ کو تسلیم کرنے یا تسلیم کرنے کے طور پر سمجھا جائے گا اور یہ کہ فلپائن ایسی تجویز پر غور نہیں کرسکتا۔ ڈپارٹمنٹ آف فارن افیئرز منیلا ٹائمز کے ایک خبر کے مضمون کا جواب دے رہا تھا جس میں ایک بے نام "رینکنگ چینی اہلکار" کے حوالے سے کہا گیا تھا کہ بحیرہ جنوبی چین کے متنازعہ علاقوں میں حالات کو معمول پر لانے کے لیے بیجنگ کی تجاویز کو فلپائن کی جانب سے "غیر عملی" کا سامنا کرنا پڑا۔ شروع سے، ڈی ایف اے اس بات پر زور دینا چاہتا ہے کہ فلپائن انتہائی خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ان خفیہ مذاکرات تک پہنچ رہا ہے۔ لہٰذا، ہم چین کی طرف سے اپنی دوطرفہ بات چیت کی حساس تفصیلات کے انکشاف پر حیران تھے۔ منیلا ٹائمز نے چینی اہلکار کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ چین نے 11 تصوراتی کاغذات پیش کیے جن میں اسکاربورو شوال میں سیکنڈ تھامس شوال اور ماہی گیری کے مسائل کو منظم کرنے کے طریقے تجویز کیے گئے تھے۔ وزارت خارجہ نے چینی عہدیدار کے دعووں کی تردید کرتے ہوئے کہا، "کسی بھی طرح سے فلپائنی حکومت نے چین کی تجاویز کو نظر انداز نہیں کیا۔" شوال میں زنگ آلود جنگی جہاز پر تعینات چند فلپائنی فوجیوں کا گھر ہے، جسے منیلا نے خودمختاری کے دعووں کو تقویت دینے کے لیے 1999 میں وہاں گراؤنڈ کیا تھا۔ چین تقریباً پورے جنوبی بحیرہ چین پر دعویٰ کرتا ہے، جس میں دوسرا تھامس شوال بھی شامل ہے، اور اس نے فلپائن کے خصوصی اقتصادی زون میں واقع متنازع اٹول پر گشت کے لیے جہاز تعینات کیے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

میونسپل اسکولس کے طلبہ کے لئے شطرنج ٹورنامنٹ کا انعقاد

جلگاؤں: 14 / مارچ (شیخ زیان احمد): میونسپل اسکولس کے تعلیمی بورڈ اور ریڈینس فاؤنڈیشن نے مشترکہ طور پر حاجی ابراہیم رانانی منپا اسکول نمبر 36 / 56 مہرون جلگاؤں میں شطرنج ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا۔ اس مقابلے میں میونسپل اسکولوں کے کل 120 شطرنج کے کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ اس مقابلے میں 10 اور 12 سال سے کم عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کے چار الگ الگ گروپس تھے۔ مقابلے میں پہلی سے پانچویں پوزیشن حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ ابراہیم پٹیل صاحب نے حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو ٹرافیاں، اسٹیشنری اور سرٹیفکیٹس بطور انعامات اور سرٹیفکیٹس دیئے۔

10 سے کم بچوں کا گروپ

1) زکریا کھاٹک-منپا اسکول نمبر 56-2) حماد خان-منپا اسکول نمبر 41-3) موعز منصوری-منپا اسکول نمبر 56-4) عفان قریشی-منپا اسکول نمبر 41-5) محمد علی-منپا اسکول نمبر 56-10 سے کم لڑکیوں کا گروپ-1) عنایہ شیخ-میونسپل اسکول نمبر 10-2) ماہین باغبان-میونسپل اسکول نمبر 56-3) ماہرہ شیخ-منپا اسکول نمبر 56-4) ایمین شیخ-منپا اسکول نمبر 56-5) سعدیہ شیخ-منپا اسکول نمبر 56-12 سے کم عمر بچوں کا گروپ-1) یحییٰ کھاٹک-منپا اسکول نمبر 36-2) شاہد شیخ-منپا اسکول نمبر 36-3) راشد خان-منپا 36-4) محمد حسن-منپا 36-5) محمد سیف-میونسپل کارپوریشن 10-12 سال سے کم عمر کا گروپ 1) اشمیجان شیخ-منپا اسکول نمبر 36-2) جونیرا شیخ-منپا اسکول نمبر 36-3) ایمن شیخ-منپا اسکول نمبر 36-4) عالیہ خان-منپا اسکول نمبر 36-5) شفا چودھری-میونسپل اسکول نمبر 36۔ اساتذہ کا گروپ-1) عمران کھاٹک سر-منپا-اسکول نمبر 10۔ تقسیم انعامات کی تقریب کی صدارت مسٹر مہاراشٹرا شطرنج بورڈ ایسوسی ایشن کے فاروق شیخ سر اور مہمان خصوصی سابق کارپوریٹر جناب ابراہیم پٹیل صاحب، ایڈمنسٹریشن آفیسر دیپالی پاٹل صاحب، سمست میمن برادری کے قادر سیٹھ اور ریڈینس فاؤنڈیشن کے صدر اسماعیل پٹیل بھائی موجود تھے۔ تمام معززین کا استقبال سینٹر ہیڈ ذاکر نے کیا۔ قربان خان تڑوی سر نے انجام دیا۔ نعیم الدین سر، عمران سر، ہدایت سر، اظہر سر، شکیل سر، عرشی میڈم، ازکیہ میڈم، نکہت میڈم، شائستہ ممیڈم، شاکر سر، افسر سر، ثانیہ میڈم، ریحان سر، عظیم سر، ایوب سر، نصیر سر نے مقابلہ منعقد کیا۔ عقیل صاحب نے پروگرام کی نظامت کی اور عرشی مس نے شکریہ ادا کیا۔

آرزوئے دل

میں مانگتا ہوں ترے گھر کے در پہ سر رکھنا
مری دعا یہ خدایا تو با اثر رکھنا
نبیؐ کی شکل میں رحمت جو رب نے دی ہے ہمیں
دلوں میں اپنے یہ تحفہ سنبھال کر رکھنا
دعائے فاطمہ زہرہ کے خلد والوں میں
ہمارا نام بھی مولا شمار کر رکھنا
تو صرف اشک بہانا دیارِ آقا میں
کہ حال دل کا نہ اپنی زبان پر رکھنا
نبیؐ کے شہر پہنچ کر تو مسئلہ ہوگا
مزارِ پاک پہ ناپاک یہ نظر رکھنا
میں تیرے رحم کا امید وار ہوں مولا
تو میرے قلب کو حب نبیؐ سے بھر رکھنا
یہ سب ہے دین ہمارے نبیؐ اکرمؐ کی
ہمیں جو آتا نہیں سر کو در بدر رکھنا
مقدروں کی تو تجدید جب بھی کرنا خدا
مرے بھی حق میں مدینے کا اک سفر رکھنا

ذکی طارق بارہ بنکوی
سعادت گنج، بارہ بنکی، یوپی، انڈیا

پروفیسر آمنہ تحسین کی کتاب "سلطانہ کا خواب: تعارف و تانیثی تجزیہ" کی رسم اجراء

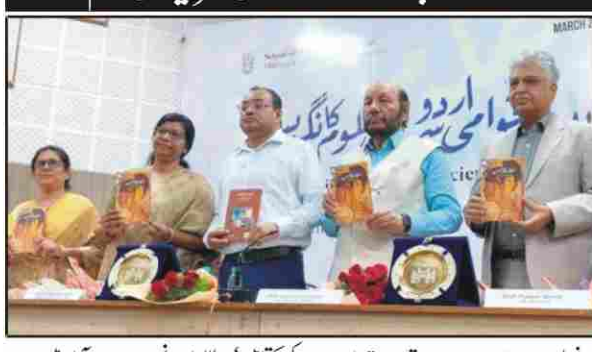

حیدرآباد، 14 مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ بین الاقوامی سماجی علوم کانگریس کے موقع پر 7 مارچ 2024ء کو پروفیسر آمنہ تحسین، صدر شعبہ تعلیم نسواں، مانو کی کتاب "سلطانہ کا خواب: تعارف و تانیثی تجزیہ" کی رسم اجراء انجام دی گئی۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر، نے اس کا اجراء انجام دیا۔ اُس اجلاس میں پروفیسر دھننجے سنگھ، ڈائرکٹر قومی کانسل برائے فروغ اردو زبان، بہ حیثیت مہمانِ خصوصی شریک تھے جبکہ پروفیسر فرقان قمر، سابق وائس چانسلر، یونیورسٹی آف راجستھان و سنٹرل یونیورسٹی آف ہماچل پردیش کے علاوہ پروفیسر دیپک کمار، اعزازی پروفیسر، مانو، بہ حیثیت مہمانان اعزازی شریک رہے۔ اس موقع پر پروفیسر فریدہ صدیقی، ڈین اسکول برائے فنون و سماجی علام و فنون، مانو بھی موجود تھیں۔ کتاب کی اشاعت پر تمام افراد نے پروفیسر آمنہ تحسین کو مبارکباد پیش کی۔ واضح رہے کہ پروفیسر آمنہ تحسین کی یہ آٹھویں کتاب ہے جو منظر عام پر آئی ہے۔ خواتین کی تاریخ، نسائی ادب، صنفی تصورات و نظریات اور تانیثی تنقید کے علاوہ خواتین کی ترقی و با اختیاری ان کے مطالعے و تحقیق اور تدریس و سماجی کارکردگی کے میدان ہیں۔ ان موضوعات پر ان کے مقالے ملک کے موقر جرائد اور رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی کتابیں' مطالعاتِ نسواں، حیدرآباد میں اردو ادب کی تحقیق، تانیثی فکر کی جہات، حیدرآباد میں اردو کا نسائی ادب، سماج اور صنفی تصورات: ادب کے آئینے میں" شائع ہوکر مقبولیت پاچکی ہیں۔ مذکورہ کتاب" سلطانہ کا خواب: تعارف و تانیثی تجزیہ" میں انھوں نے بیسویں صدی کی اولین دہائی کی تانیثی مفکرہ، نامور بنگالی ادیبہ اور حقوقِ نسواں کی جہد کار، رقیہ سخاوت حسین کا مکمل تعارف پیش کیا ہے اور ان کی مطبوعہ کہانی "سلطانہ کا خواب" کا تانیثی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا ہے۔ اس کتاب کا پیش لفظ پروفیسر رفیعہ شبنم عابدی نے تحریر کیا ہے۔ یہ کتاب ایجو کیشنل پبلیشنگ ہاوس' نئی دہلی سے شائع ہوئی ہے' جبکہ امیزان پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

مہاراشٹر کے افسانچہ نگاروں سے ایک اپیل

الحمدللہ مجھ جیسے افسانچہ کے طالب علم کے لیے یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ مجھے پی ایچ ڈی کے مقالے کے لیے مہاراشٹر میں اُردو افسانچہ نگاری کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ یہ عنوان تفویض کیا گیا ہے۔ مجھے یہ مقالہ ڈاکٹر راغب دیشمکھ (صدر شعبہ اردو، جی ایس سائنس، آرٹس اینڈ کامرس کالج کھامگاؤں ضلع بلڈانہ، مہاراشٹر) کی نگرانی میں مکمل کرنا ہے۔ یہ کالج سنت گاڈگے بابا امراوتی یونیورسٹی امراوتی کے زیر انصرام ہے۔ مہاراشٹر میں افسانچہ نگاری کی ایک طویل روایت موجود ہے۔ جسے قلمبند کرنا اور اس پر اپنا تحقیقی و تنقیدی مقالہ لکھنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ لیکن اس کے برعکس یہ اطمینان بھی ہے کہ آپ جیسے ادب دوست احباب کی مدد و رہنمائی میرے مقالہ کو بالکل آسان بنادے گی۔ میں مہاراشٹر کے تمام افسانچہ نگاروں سے گزارش کرتا ہوں کے آپ اپنے کم ازکم پانچ افسانچے (یونیکوڈ میں) ارسال کریں۔ ساتھ ہی آپ کا مختصر تعارف اور اگر کسی نے آپ کی افسانچہ نگاری پر مضمون لکھا ہوتو وہ مضمون بھی مجھے 31 مارچ سے قبل ارسال کریں۔ میں آپ کا ممنون و شکر گزار رہوں گا۔ میرا واٹس ایپ نمبر اور ای میل

9970216164 /--
iisayyed71@gmail.com.

سید اسماعیل گوھر، ناندورا (مہاراشٹر)

مصنوعی ذہانت کا استعمال درس و تدریس کو آسان بنا سکتا ہے: سید تنویر احمد

نئی دہلی: 14 / مارچ: مرکزی تعلیمی بورڈ، فیمی اور آئیٹا کی جانب سے تدریس میں آرٹی فیشیل انٹلی جنس (مصنوعی ذہانت) کے استعمال پر ایک آن لائن لیکچر کا انعقاد ہوا۔ یہ آن لائن پروگرام 'ٹیچرز ایمپاورمنٹ لیکچر' کے تحت منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقع پر مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) میں شعبہ اردو میڈیم اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد عبدالسمیع صدیقی نے کہ بتایا کہ مصنوعی ذہانت (AI) اساتذہ کی کس طرح مدد کرسکتی ہے۔ انہوں نے مصنوعی ذہانت، موجودہ حالات میں اس سے جڑے چیلنجز اور تدریس میں اس سے استفادے کی شکلوں پر آسان فہم انداز میں بڑی تفصیل سے گفتگو کی اور کہا کہ چیٹ جی پی ٹی اور اس جیسے دیگر مصنوعی ذہانت پر چلنے والے ایپ معلومات کے ذخائر کا استعمال کرتے ہوئے صارفین کے سوالات کا انسانوں جیسا ردِ عمل دینے کی کوشش کرتے ہیں'۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'اے آئی' ہمارے لیے نیا نہیں ہے۔ اس سے قبل ہم اسے دوسری شکلوں میں استعمال کرتے رہے ہیں جیسے کسٹمر سروسز اور گیس سلنڈر کی بکنگ وغیرہ۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کی تین شکلیں ہیں 'اوپن اے آئی' جیسے چیٹ جی پی ٹی جو ٹیکسٹ ٹو ٹیکسٹ ہوتا ہے 'ڈی اے ایل ای ٹو' جو کہ ٹیکسٹ ٹو امیج ہوتا ہے اور تیسری شکل 'ٹیکسٹ ٹو ویڈیو' ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ اساتذہ مصنوعی ذہانت کے مختلف ٹولز جیسے چیٹ جی پی ٹی پیغامات کے لیے اور گاما ایپ پی پی ٹی اور پی ڈی ایف وغیرہ بنانے کے لیے اپنے مختلف کام کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ انھوں نے اساتذہ کو سمجھانے کے لیے ایک مثال دی کہ چیٹ جی پی ٹی کو مختلف تدریسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے جیسے سبق کا منصوبہ تیار کرنا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ چیٹ جی پی ٹی سے مطلوبہ آؤٹ پٹ میسجز حاصل کرنے کے لیے ہمیں ان پٹ میسج دیتے وقت بہت مخصوص ہونا پڑتا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اساتذہ چیٹ جی پی ٹی سے بنیادی معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اس کے بعد انہیں اسے چیک اور ایڈٹ کرنا ہوگا"۔ انھوں نے کہا کہ نئی ٹیکنالوجی آسانی فراہم کرتی ہے۔ یہ ہمارا وقت بچاتی ہے، کم وقت میں اور تھوڑی سی کوششوں سے بنیادی اور اہم معلومات فراہم کرتی ہے"۔ اس موقع پر جناب سید تنویر احمد، سکریٹری برائے مرکزی تعلیمی بورڈ نے کہا کہ مصنوعی ذہانت تمام میدانوں میں اپنا تعاون پیش کر رہی ہے۔ اس میں ایک اہم شعبہ تعلیم کا بھی ہے۔ اس شعبے میں سبق کی منصوبہ بندی کے لیے اسے بہتر طور پر استعمال کر سکتے ہیں اور اس سے اپنی کارکردگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے"۔ انھوں نے کہا کہ اس ٹیکنالوجی سے آگہی کے لیے مرکزی تعلیمی بورڈ مزید لیکچرس منعقد کرے گا۔ جناب ظہور احمد، اعزازی کارکن، مرکزی تعلیمی بورڈ کے شکریہ کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

چین کی اٹلی میں اثر ورسوخ اور پروپیگنڈا کی کوششیں

گزشتہ ہفتے اطالوی سینیٹ کی جانب سے ایک کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کانفرنس میں دو اہم مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی جس میں اطالوی تحقیق اور اکیڈمی میں دراندازی کرنے کی چین کی کوششوں کے ساتھ ساتھ اطالوی انفراسٹرکچر پر چین کی توجہ پر غور کیا گیا۔ اٹلی، جو G-7 کا رکن تھا اور کبھی چین کا قریبی اقتصادی شراکت دار تھا جس میں خود کو بی آر آئی میں داخل کروانا بھی شامل تھا، نے ایک رپورٹ سامنے لائی ہے جس میں بیجنگ کی پروپیگنڈے کی کوششوں اور اٹلی میں اثر و رسوخ کی کوششوں کے ساتھ ساتھ اطالوی انفراسٹرکچر کو کنٹرول کرنے اور داخل کرنے کی طویل مدتی کوششوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ "حالیہ برسوں میں، اٹلی کی سیکورٹی ایجنسیوں کی توجہ بار بار چین کی طرف مبذول کی گئی ہے۔ یہ عالمی تسلط کی طرف اتنی زیادہ دوڑ نہیں ہے جو خوفزدہ کر رہی ہے لیکن کئی اشارے عالمی سطح پر چین کی مستحکم مسابقت کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن یہ واضح طور پر اس کی معیشت کی مضبوط تنزلی کو ظاہر کرتا ہے۔ شرح نمو میں مسلسل سست روی، کم زرخیزی انڈیکس، عالمی سطح پر اب بھی کمزور کرنسی، دنیا کا سب سے زیادہ مقروض رئیل اسٹیٹ سیکٹر، یہ سب چین کی مزید توسیع کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ یہ کانفرنس اطالوی حکومت کی جانب سے سیکیورٹی 2023 کے لیے انفارمیشن پالیسی پر رپورٹ کی اشاعت کے بعد ہوئی ہے۔ فروری 2024 میں شائع ہونے والی اس رپورٹ میں نہ صرف جعلی خبروں، پروپیگنڈے کی کوششوں اور عوامی جمہوریہ چین کی اٹلی میں اثر و رسوخ کی کوششوں پر روشنی ڈالی گئی ہے بلکہ اطالوی انفراسٹرکچر کو کنٹرول کرنے اور چین کے ایجنڈے کو اٹلی کی روز مرہ سیاسی اور سماجی زندگی میں داخل کرنے کی طویل المدتی کوششوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چین میں اس وقت اٹلی میں 12 کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ ہیں اور چینی زبان کے اساتذہ مڈل اسکولوں میں پڑھاتے ہیں، جن کی ادائیگی چینی حکومت کرتی ہے۔ اطالوی صحافی جیولیا پومفیلی کے مطابق، یہ نہ صرف ان کے پروپیگنڈے کے ایک آلے کے طور پر کام کرتا ہے بلکہ چینی حکومت کو رپورٹ کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا، "اطالوی حکومت اطالوی یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں چین کے اثر و رسوخ سے آگاہ ہے، تاہم، اس کے برعکس ٹھوس اقدامات کرنے کے لیے سیاسی عزم کا فقدان ہے۔ چین نہ صرف اپنے پروپیگنڈے اور سیاسی ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے تعلیم کو ایک آلے کے طور پر استعمال کرتا ہے، بلکہ وہ اطالوی پروفیسروں کے لیے چینی یونیورسٹیوں میں عالیشان عہدوں اور کرسیوں کا بھی استعمال کرتا ہے۔ یونیورسٹیوں کے ساتھ تکنیکی تعاون کا استعمال اکثر نئی اطالوی ٹیکنالوجیز اور انہیں حاصل کرنے کے تخریبی طریقوں پر نظر رکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ سیف گارڈ ڈیفنڈرز کے بانی اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر لوک ڈی پلفورڈ نے کہا کہ "ہم نے پیسے کی وجہ سے ان واضح مسائل سے آنکھیں اور کان بند کر رکھے ہیں۔ اس نے ہمیں خطرات سے اندھا کر دیا ہے۔ کانفرنس کا دوسرا حصہ اٹلی کے بنیادی ڈھانچے میں چین کی دراندازی پر مرکوز تھا۔ پروفیسر فرانسسکو گیلیٹی، پالیسی سونار کے بانی اور سی ای او، روم میں قائم سیاسی رسک کنسلٹنسی نے کہا کچینی کمپنیاں دراصل اٹلی کی گیس اور بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے حصص کی مالک ہیں اور ان سے چھٹکارا پانا تقریباً ناممکن ہے۔ سابق انڈر سیکرٹری برائے خارجہ امور اور ممبر پارلیمنٹ گیانی ورنیٹی نے کہا کہ بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو کے تحت عالمی نیٹ ورک بنانے کی چین کی کوششوں نے ایک اہم خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ گوادر کی معاشی ناکامی کے باوجود بلوچستان میں اپوزیشن کی چین پاکستان اقتصادی راہداری چین کے لیے "کامیابی" ہے۔ یہ قریب ہے کہ گوادر آخر کار بحر ہند میں ایک چینی فوجی بندرگاہ بن جائے گا۔ کئی ممالک میں بدحالی اور مقروض ہونے کے باوجود، آج بھی مالدیپ جیسا ایک چھوٹا، خطرے سے دوچار ملک چین کی سرمایہ کاری کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے جب اس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے سیاسی مستقبل پر دستخط کر رہا ہے۔ اس کانفرنس نے ان خطرات کو اجاگر کرنے کے لیے کام کیا ہے جو گزشتہ سال روم کے بی آر آئی سے دستبردار ہونے کے باوجود اٹلی اور یورپ کو چین کا سامنا ہے۔ اطالوی وزیر اعظم اپنے اپوزیشن کے وقت سے ہی اٹلی کے بی آر آئی پر دستخط کی ناقد رہی ہیں اور اس سال گروپ آف سیون کی اٹلی کی صدارت سے قبل معاہدے سے الگ ہونے پر کام کرتی رہی ہیں۔ اٹلی کی کمپنیوں، ٹیکنالوجی، سیکورٹی اور چین سے ڈیٹا کے تحفظ کے لیے سخت اقدامات کے باوجود، اٹلی کو ابھی بہت طویل سفر طے کرنا ہے۔ چین ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے ٹیکنالوجی، ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کے مختلف ٹولز کا استعمال جاری رکھے ہوئے ہے جو بالآخر اس کے اثر ورسوخ کے کاموں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (ایم این این)

چین میں الیکٹرک گاڑیاں۔۔۔ایک بڑی ناکامی

چین میں الیکٹرک گاڑیاں بڑی ناکامی ثابت ہو رہی ہیں۔ کئی گاڑیاں بغیر کسی سنگین وجہ کے آگ پکڑ رہی ہیں۔ چین کے ایمرجنسی مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے اعداد وشمار کے مطابق 2023 کی پہلی سہ ماہی میں ہر روز اوسطاً 8 ای وی ایس میں آگ لگتی ہے جو گزشتہ ادوار کے مقابلے میں 32 فیصد زیادہ ہے۔ مزید برآں، ایک اور کیس نے ایک ایسے واقعے پر روشنی ڈالی جس میں لی آٹو کار ایک بڑے ٹرک سے ٹکرا کر گاڑی کی چھت اور دروازوں کو سہارا دینے کے لیے ذمہ دار ستونوں کو تباہ کر رہی تھی، یہ واقعہ گوانگ ڈونگ میں چنگوئن L7 حادثے کے فوراً بعد پیش آیا۔ یہ صرف حادثات ہی نہیں ہیں جو تشویشناک ہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ کار کے ستون کتنی آسانی سے ٹوٹ گئے۔ مسافروں کی حفاظت کا انحصار صرف ایئر بیگز کی تعداد پر نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک مضبوط اور مضبوط جسم پر منحصر ہوتا ہے۔ ستونوں کے بغیر مسافروں کے پاس پناہ لینے کی جگہ نہیں ہے۔ ایک اور معاملے میں، ایک چھوٹی ایکس پینگ کار ایک پتھر کے اوپر سے گزرتے ہوئے آگ پکڑتی ہے، بلاگر نے نشاندہی کی کہ شدید تصادم کے نتیجے میں آگ لگ سکتی ہے، لیکن نیچے والے بیٹری پیک کو بھڑکانے کے لیے پتھر سے محض تصادم ناقابل قبول ہے۔ ایک ماہ کے اندر اپنی نوعیت کا یہ دوسرا واقعہ ایکس پینگ کاروں کی حفاظت کے بارے میں شکوک وشبہات کو جنم دیتا ہے جس میں کمپنی سے تحقیق کی ترقی اور حفاظتی جانچ میں مزید وسائل کی سرمایہ کاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کچھ مقامی لوگوں نے کہا کہ وہ یہ کہہ کر حیران نہیں ہوئے کہ یہ لتھیم بیٹریاں ہونی چاہئیں۔ جیسا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے نئی توانائی کی گاڑیوں کی ترقی پر زور دیا ہے، ملک کی انوینٹری 4.20 ملین تک پہنچ گئی ہے۔ تاہم، لیتھیم بیٹریوں پر انحصار کبھی کبھار چارجنگ کے حادثات کا باعث بنتا ہے، صنعت کے ماہرین بیٹری پیک کی آگ کو چارجنگ حادثات کی بنیادی وجہ قرار دیتے ہیں۔ مینوفیکچرنگ کے نقائص یا جامد بجلی کو مکمل طور پر ختم کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں الیکٹرک گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے ساتھ شارٹ سرکٹ کے آرکس یا تھرمل رن وے آگ لگ سکتی ہے۔ اس طرح کے حفاظتی واقعات میں اضافہ متوقع ہے۔ نئی انرجی الیکٹرک گاڑیاں نہ صرف خود بخود دہن اور دھماکوں جیسے واقعات کا اکثر سامنا کرتی ہیں بلکہ قدرے منفی موسمی حالات سے نمٹنے کے لیے بھی جدوجہد کرتی ہیں۔ 2024 کے دوران، چینی نئے سال کے سفر کے سیزن کے دوران ملک کو 15 سالوں میں سب سے زیادہ شدید بارشی برف باری اور منجمد موسم کا سامنا کرنا پڑا۔ اس طرح کے حالات نے بہت سی گاڑیوں کو شاہراہوں پر پھنسا دیا، خاص طور پر الیکٹرک کاروں کو متاثر کیا، یہاں تک کہ جب اسٹیشنری الیکٹرک کاروں کو بجلی کی بندش کے خطرے کا سامنا ہو۔ بیٹری کی کھپت کی وجہ سے، راستے میں چارجنگ اسٹیشنوں کی کمی کے ساتھ بہت سے ڈرائیورز سردی کو برداشت کرنے کا انتخاب کرتے ہوئے ہیٹر استعمال کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ نتیجتاً، ای وی ڈرائیور اکثر خود کو ٹوونگ کی مدد کا انتظار کرتے ہوئے پاتے ہیں جبکہ کچھ ریسورٹ چارجنگ پوائنٹس تلاش کرنے کے لیے اپنی گاڑیوں کو کئی کلومیٹر تک دھکیلتے ہیں۔ 2023 تک چین کی الیکٹرک گاڑیوں کی انوینٹری 17 ملین سے تجاوز کر گئی جس میں سال بہ سال 117 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم ہر سات الیکٹرک گاڑیوں کے لیے صرف ایک کی اوسط کے ساتھ اتنے عوامی چارجنگ اسٹیشن نہیں ہیں۔ یہ عدم توازن ڈرائیوروں کو چارجنگ سپاٹ کے لیے لڑنے کا باعث بنتا ہے۔ الیکٹرک گاڑیوں کے ساتھ مزید مسائل ہیں۔ بہت سے لوگ ایندھن کے اخراجات کو بچانے کے لیے EVS کا انتخاب کرتے ہیں لیکن خود کو بیٹریاں بدلنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے نشاندہی کی ہے کہ الیکٹرک گاڑیوں کی صنعت کے اندر تقریباً تمام شعبے خسارے میں کام کرتے ہیں اور حکومتی سبسڈی اور پالیسی سپورٹ کی وجہ سے بی وائی ڈی واحد منافع بخش ادارہ ہے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگ ای وی انڈسٹری کو بیت اور سوئچ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کچھ مینوفیکچررز یہ جانتے ہوئے کہ وہ دوسری خدمات کے ساتھ رقم واپس کریں گے فروخت حاصل کرنے کے لیے مفت بیٹری کی تبدیلی کی پیشکش کرتے ہیں۔ چین نے اس سے قبل الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت کو بڑھانے کے لیے متعدد پالیسیوں کا اعلان کیا تھا جس میں ٹیکس میں چھوٹ کیش سبسڈی اور لائسنس پلیٹوں اور پارکنگ کی جگہوں کی ترجیحی تقسیم شامل ہے۔ ان پالیسیوں نے صارفین کی مانگ میں مسلسل تین سال کے اضافے کو اس مقام تک پہنچایا کہ وہاں کمی تھی۔ تاہم، پچھلے سال کے اوائل میں مرکزی حکومت نے الیکٹرک گاڑیوں کی خریداری کے لیے سبسڈی واپس لے لی جس کے نتیجے میں ای وی کی فروخت میں 74٪ سے 21٪ تک کمی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس، تجزیہ کاروں نے رپورٹ کیا کہ 2023 میں امریکہ اور یورپ میں الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں بالترتیب 47٪ اور 37٪ اضافہ ہوا ہے۔ چینی مارکیٹ میں طلب میں کمی نے قیمتوں کی شدید جنگ کو جنم دیا ہے۔ چائنا پیسنجر کار مارکیٹ جوائنٹ انفارمیشن کمیٹی کے اعداد وشمار کے مطابق، چین میں الیکٹرک گاڑیوں کے لیے پروموشنل سرگرمیاں گزشتہ سال بڑھ کر تقریباً 8 فیصد کی تاریخی بلندیوں تک پہنچ گئیں۔ بینک آف امریکہ سے آٹو موٹیو تجزیہ کار منگ شون لی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ آٹو موٹیو انڈسٹری میں زیادہ گنجائش بہت سے کار برانڈز کی مارکیٹ کی بڑے پیمانے پر طلب کے بارے میں تصور اور مضبوط ترقی کو برقرار رکھنے میں ان کے اعتماد سے پیدا ہوتی ہے۔ چین کے نائب وزیر برائے صنعت اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ژن گوبن نے ریاستی کونسل کے انفارمیشن آفس کی طرف سے منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں نشاندہی کی کہ صارفین کی ناکافی مانگ کی وجہ سے چین میں ابھرتی ہوئی الیکٹرک گاڑیوں کی صنعتوں نے ابھی تک منافع کمانا ہے۔ چپ کی کمی جیسی کمزوریاں اب بھی ان صنعتوں میں فروخت کو متاثر کرتی ہیں۔ چین کی مجموعی اقتصادی صورتحال خراب دستکاری، ناقص ٹیکنالوجی اور انتظام اور شیطانی مسابقت کی وجہ سے کم منافع کا شکار ہے۔ ان مسائل نے چین کی مقامی طور پر تیار کی جانے والی الیکٹرک گاڑیوں کے بارے میں شکوک وشبہات کو جنم دیا ہے۔ کچھ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ 2024 کے بعد سے الیکٹرک گاڑیاں بنانے والے اسمبلی پلانٹس کو بند کرنا شروع کر دیں گے جو ٹیکنالوجی کا مقابلہ نہیں کر رہے صرف قیمتوں میں کمی کے ذریعے ہی زندہ رہیں گے ورنہ انہیں بند ہونے کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ اس وقت چین کی الیکٹرک گاڑیوں کی مارکیٹ افراتفری کی حالت میں ہے۔ مقابلہ سخت ہے اور بہت سے ادارے زندہ رہنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ یہ حیرت کی بات نہیں ہوگی کہ اگر اس سال الیکٹرک وہیکلکے نصف کاروبار ختم ہو جائیں اور اگلے سال فروخت نہ ہونے والی الیکٹرک گاڑیوں کی بڑی انوینٹری ہوجائے۔ (ایم این این)

کیا مریم نواز پنجاب کو بچوں اور خواتین کے لیے محفوظ بنا سکتی ہیں؟

اب جب کہ پنجاب میں خاتون وزیر اعلیٰ ہیں تو کیا بچے اور خواتین زیادہ محفوظ ہوں گی؟ مریم نواز پنجاب سے سامنے آنے والے خوفناک اعداد وشمار پر توجہ دیں تو اچھا ہوگا۔ پنجاب میں روزانہ 12 خواتین کی عصمت دری اور بچوں کی بڑی تعداد زیادتی کا شکار ہوتی ہے۔ ساحل نامی ایک این جی او کی طرف سے جاری کردہ سالانہ رپورٹ کے مطابق، پچھلے سال، ملک بھر میں 4200 سے زائد بچوں کو مختلف قسم کی زیادتیوں کا سامنا کرنا پڑا، تقریباً 11 بچے روزانہ۔ اس سے ایک سال پہلے بھی اتنی ہی تعداد میں بچوں کی عصمت دری کی گئی تھی، ان پر حملہ کیا گیا تھا، انہیں یرغمال بنایا گیا تھا، فحاشی اور بدکاری کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ اعداد وشمار کے صنفی تجزیے سے معلوم ہوا کہ متاثرین میں سے نصف سے زیادہ لڑکیاں تھیں، جن کی تعداد 2250 سے زیادہ تھی۔ سب سے زیادہ خطرہ 6 سے 15 سال کی عمر کے گروپ میں ہے۔ یہاں تک کہ ایک سے کم عمر کے بچوں کے بھی کیسز ہیں۔ زیادتیوں کی سب سے زیادہ تعداد پنجاب سے رپورٹ ہوئی، اس کے بعد سندھ اور دیگر صوبوں اور علاقوں سے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ خوفناک اعداد وشمار کی بڑی وجہ ریاست کی جانب سے کوئی کارروائی نہ ہونا ہے۔ ضلع چکوال میں ایک مدرسے میں طالبات کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے واقعے نے ملک کو ہلا کر رکھ دیا۔ کم ازکم 15 نابالغ طلباء کو دو اساتذہ نے مبینہ طور پر زیادتی کا نشانہ بنایا۔ خواتین کے خلاف تشدد میں تشویشناک اضافے کے حوالے سے پنجاب صوبوں میں سرفہرست ہے۔ پنجاب میں صرف چار سالوں میں 900,21 خواتین کی عصمت دری کی گئی، اوسطاً روزانہ 12 خواتین یا ہر دو گھنٹے میں ایک عورت کے ساتھ زیادتی ہوئی۔ 2022 میں صوبے بھر میں عصمت دری کی غیر معمولی بلند شرح کی وجہ سے صوبے نے ریپ ایمرجنسی ※ کا اعلان کیا تھا۔ صوبے میں 2023 کے دوران خواتین کے خلاف تشدد میں 16 فیصد اضافہ ہوا۔ فیصل آباد آج ملک میں خواتین کے خلاف تشدد کا مرکز ہے۔ سسٹین ایبل سوشل ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے مطابق گزشتہ سال تقریباً 728 کیسز رپورٹ ہوئے۔ اغوا کے واقعات میں تشویشناک اضافہ ہوا، پنجاب میں 626 کیس رپورٹ ہوئے۔ سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں میں لاہور (136)، فیصل آباد (30)، اور وہاڑی (26) شامل ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل ایک بھیانک حقیقت رہی، 120 کیسز رپورٹ ہوئے، اور رحیم یار خان (9)، جھنگ (8)، اور راجن پور سب سے زیادہ متاثرہ علاقوں کے طور پر سامنے آئے۔ سندھ ایسے کیسز کی تعداد کے لحاظ سے قریب سے پیروی کرتا ہے۔ سندھ میں خواتین کے ساتھ زیادتی کا روزانہ ایک کیس رپورٹ ہوتا ہے۔ یہ مقدمات عصمت دری، اغواء اور غیرت کے نام پر قتل سے متعلق ہیں۔ پچھلے سال، صرف سندھ میں 201,10 کیسز سامنے آئے، جو 2022 میں درج کیے گئے 787,8 کیسز سے پریشان کن 16 فیصد اضافہ ہے۔ کراچی کے میٹروپولیٹن شہر میں، گھریلو تشدد کے واقعات غیر معمولی رہے۔ سندھ میں پولیس کی رپورٹ میں مختلف کیٹیگریز میں وارداتوں میں خطرناک حد تک اضافہ دیکھا گیا۔ 2023 میں، ہر ہفتے اوسطاً 26 خواتین کو اغوا کیا گیا، جو کہ 2022 کے اعداد وشمار سے ایک نمایاں اضافہ ہے۔ اسی طرح، 2023 میں ہر ہفتے اوسطاً چار خواتین کو اغوا کیا گیا، جو پچھلے سال کی تعداد سے زیادہ ہے۔ چونکا دینے والی بات یہ ہے کہ 2023 میں ہر ماہ اوسطاً 13 خواتین غیرت کے نام پر قتل کے واقعات میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا مریم نواز کی گھڑی میں خواتین اور بچے پنجاب میں محفوظ محسوس کریں گے؟ یہ ریکارڈ شدہ کیسز ہیں۔ غیر رپورٹ شدہ/غیر ریکارڈ شدہ مقدمات کے بارے میں صرف اللہ ہی جانتا ہے، خاص طور پر اگر کوئی اقلیتی برادریوں پر ہونے والے مظالم کو شمار کرنا چاہے۔ (ایم این این)

عمران خان نے پاکستان میں سری لنکا جیسی صورتحال کی پیش گوئی کی

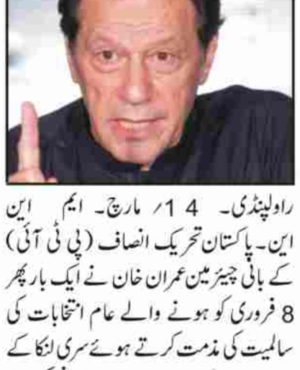

راولپنڈی۔ 14 / مارچ۔ ایم این این۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی چیئرمین عمران خان نے ایک بار پھر 8 فروری کو ہونے والے عام انتخابات کی سالمیت کی مذمت کرتے ہوئے سری لنکا کے حالیہ سیاسی ہنگاموں سے مشابہ منظر پیش کرتے ہوئے اسے "مینڈیٹ کی چوری" قرار دیا۔ راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں اپنی قید میں صحافیوں کے ساتھ غیر رسمی تبادلے کے دوران، سابق وزیر اعظم نے اپنے الزامات کو دوگنا کر دیا اور اس بات پر زور دیا کہ ان کی پیشین گوئیاں درست ثابت ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری تمام پیش گوئیاں درست ثابت ہوئی ہیں۔ انہوں نے کسی بھی قسم کی مفاہمت یا سمجھوتہ کے لیے موجودہ حکمرانوں کے ساتھ مذاکرات میں شامل ہونے کے خلاف اپنے موقف پر زور دیا۔ ہر چیز جھوٹ پر مبنی ہے... الیکشن جھوٹ تھا... سیکورٹی کا خطرہ بھی جھوٹ تھا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پی ٹی آئی کو جان بوجھ کر انتخابی میدان سے باہر کیا گیا۔ پولنگ کے دن ووٹرز کی جانب سے انتقامی کارروائی کے باوجود خان نے افسوس کا اظہار کیا کہ جمہوری طریقوں سے مطلوبہ تبدیلی کو ناکام بنایا گیا۔ انہوں نے مبینہ دھاندلی کے خلاف پرامن احتجاج جاری رکھنے اور سپریم کورٹ کے ذریعے قانونی چارہ جوئی کا عزم ظاہر کیا۔ 2 اپریل کو ہونے والے سینیٹ کے آئندہ انتخابات میں ممکنہ "ہارس ٹریڈنگ" کے پیش نظر معزول وزیر اعظم نے اپنے قانونی مشیر سے ملاقات کی۔ جیسا کہ پاکستان بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے قرض کی آخری قسط حاصل کرنے کی تیاری کر رہا ہے، عمران نے سڑکوں پر ہونے والے مظاہروں میں عوامی عدم اطمینان کو ظاہر کرتے ہوئے، بڑھتی ہوئی مہنگائی کے خلاف خبردار کیا۔ قبل ازیں عدالت نے مزید تین گواہوں کے بیانات قلمبند کرتے ہوئے مزید سماعت 16 مارچ تک ملتوی کردی۔ منگل کے روز، پنجاب حکومت نے "سیکیورٹی" کے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے راولپنڈی کی اڈیالہ جیل میں عوامی دوروں، ملاقاتوں اور انٹرویوز پر دو ہفتے کی پابندی عائد کردی۔ اس فیصلے کا اعلان پی ٹی آئی کے رہنماؤں نے کیا جنہوں نے الزام لگایا کہ یہ پارٹی تک ان کی رسائی کو روکنے کے لیے ایک حسابی چال ہے۔

چیف جسٹس نے پاکستان میں امن وامان کی خرابی کا ازخود نوٹس لینے کا مطالبہ کیا

حیدرآباد۔ 14 / مارچ۔ ایم این این۔ عوامی تحریک کے رہنماؤں نے منگل کے روز چیف جسٹس آف پاکستان، قاضی فائز عیسیٰ سے مطالبہ کیا کہ وہ سندھ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا فوری طور پر ازخود نوٹس لیں اور ان پر زور دیا کہ وہ جرائم سے متاثرہ صوبے میں امن کی بحالی کے لیے اہم کردار ادا کریں۔ ایک مشترکہ پریس بیان میں عوامی تحریک کے مرکزی صدر لال جروار اور پارٹی رہنماؤں ساجد حسین مہیسر، وسند تھری، آصف کھوسو اور مہران سندھی نے کہا کہ سندھ کو امن و امان کی سنگین خرابی کا سامنا ہے اور پورے خطے میں ظلم و بربریت کا راج ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ میں آئینی اصولوں اور قانون کی حکمرانی کے بجائے ڈاکوؤں کی حکومت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اور جاگیردار، جنہوں نے ڈاکوؤں کی مدد کی اور انہیں پناہ دی، انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ سندھ ڈاکوؤں کے لیے محفوظ پناہ گاہ بن چکا ہے، جنہوں نے ایک ریاست کے اندر ایک ریاست قائم کر رکھی تھی جہاں وہ قانون کے خوف کے بغیر حکومت کرتے تھے اور پولیس کی رٹ کو چیلنج کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ سندھ پولیس صوبے میں امن قائم کرنے میں اپنے فرض میں ناکام رہی ہے اور انہوں نے آئی جی سندھ سے فوری استعفیٰ کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں اس وقت تک امن بحال نہیں ہوسکتا جب تک ڈاکوؤں کے سہولت کاروں کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی۔

امریکی ایوان نے ٹِک ٹاک کو منقطع کرنے یا پابندی سے متعلق بل پاس کیا

واشنگٹن۔ 14 / مارچ۔ ایم این این۔ ایوان نمائندگان نے بدھ کے روز بھاری اکثریت سے ایک بل منظور کیا جس کے تحت ٹک ٹاک کے چینی مالک بائٹ ڈانس کو امریکہ سے علیحدگی کے لیے تقریباً چھ ماہ کا وقت دیا جائے گا یا پابندی کا سامنا کرنے پڑے گا۔ یہ بل دوطرفہ ووٹ میں 352-65 سے منظور ہوا، لیکن اسے سینیٹ میں ایک زیادہ غیر یقینی راستے کا سامنا ہے جہاں کچھ غیر ملکی ملکیت والے ایپس کو ریگولیٹ کرنے کے لیے ایک مختلف طریقہ کار کے حامی ہیں جو سیکیورٹی کے خدشات لاحق ہیں۔ سینیٹ کے اکثریتی رہنما چک شومر نے کہا کہ سینیٹ اس قانون سازی کا جائزہ لے گی۔ یہ اقدام واشنگٹن میں امریکہ کو جواب دینے کے سلسلے میں تازہ ترین اقدام ہے۔ چین کے بارے میں قومی سلامتی کے خدشات، منسلک گاڑیوں سے لے کر جدید مصنوعی ذہانت کے چپس سے لے کر امریکہ میں کرینوں تک میں جاسوسی امکانات کا خطرہ ہے۔ یہ قومی سلامتی کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ سینیٹ کو اسے اٹھانا چاہئے اور اسے پاس کرنا چاہئے۔ 2 ہاؤس ریپبلکن اسٹیوا سکیلیس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ٹک ٹاک کے بارے میں کہا تقریباً 170 ملین امریکی استعمال کرتے ہوئے ٹک ٹاک کی قسمت واشنگٹن میں ایک بڑا مسئلہ بن گئی ہے جہاں قانون سازوں نے شکایت کی ہے۔

چین میں مہلک گیس دھماکے میں ہلاکتوں کی تعداد 7 ہوگئی

بیجنگ۔ 14 / مارچ۔ ایم این این۔ بدھ کے روز چین کے یانجیاؤ قصبے میں ایک عمارت میں ہونے والے مہلک دھماکے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر سات ہوگئی ہے جبکہ اس دھماکہ میں 27 افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ مقامی حکام کی طرف سے شائع کردہ تازہ ترین اطلاع کے مطابق، بیجنگ کے مشرق میں واقع یانجیاؤ میں پیش آنے والے اس واقعے میں مرنے والوں کی تعداد دو سے بڑھ کر سات ہوگئی ہے۔ یہ دھماکہ، جس کا شبہ ہے کہ گیس کے اخراج کی وجہ سے ہوا، بدھ کی صبح 7 بج کر 54 منٹ پر شمالی چین کے صوبہ ہیبی کے شہر یانجیاؤ میں ایک فرائیڈ چکن شاپ میں ہوا، جس سے آس پاس کی کئی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ گلوبل ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، واقعے کے بعد، مقامی فائر، ایمرجنسی اور طبی ٹیمیں صورتحال کو سنبھالنے کے لیے فوری طور پر موقع پر پہنچ گئیں۔ بریگیڈ نے ایک بیان میں کہا کہ فائر بریگیڈ کو صبح 7 بج کر 55 منٹ پر دھماکے کی اطلاع دیتے ہوئے کال موصول ہوئی اور اس نے صبح 10 بجے سے پہلے آگ پر قابو پالیا۔ گلوبل ٹائمز کے مطابق، دوپہر 1:30 بجے تک، جائے وقوعہ سے 28 افراد کو برآمد کیا جاچکا تھا۔ یانجیاؤ بیجنگ کے مشرق میں ایک سیٹلائٹ ٹاؤن ہے، اور بیجنگ میں کام کرنے والے بہت سے لوگوں کے لیے سفر کا مرکز ہے۔ نیشنل ہیلتھ کمیشن اس حادثے کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ گلوبل ٹائمز کی خبر کے مطابق، اس نے حادثہ ہوتے ہی ہیبی صوبے کے ہیلتھ کمیشن سے فوری طور پر رابطہ کیا، اور صوبائی طبی ماہرین کو فوری طور پر طبی ہنگامی کام انجام دینے کے لیے جائے وقوعہ پر بھیجنے کی درخواست کی۔ مزید برآں، پیشہ ور ماہرین کو بھیجا گیا ہے کہ وہ زخمیوں کا علاج کرنے والے ہسپتالوں سے مشاورت کریں اور ہر مریض کے زخموں کا اندازہ لگانے اور علاج کے انفرادی منصوبے تیار کرنے میں مدد کریں۔

اشوک چوہان کے بی جے پی میں جانے سے کانگریس کو کوئی فرق نہیں

ناندیڑ لوک سبھا حلقہ سے وسنت چوہان کو کانگریس اتحاد کا ٹکٹ ملنا یقینی

کانگریس پارٹی دفتر میں نو منتخب عہدیداران کی گلپوشی

ناندیڑ۔۱۴/مارچ (نامہ نگار): کانگریس پارٹی چھوڑ کر بی جے پی میں اشوک چوہان جانے سے کانگریس پارٹی کو کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا اور نہ ہی آگے بھی کوئی فرق پڑے گا۔ کانگریس پارٹی کے قائدین اور ورکرس بڑی تعداد میں پارٹی میں موجود ہے۔ ان کے بھروسہ ہی میں لوک سبھا انتخابات کی تیاری میں مصروف ہو چکا ہوں۔ پارٹی کی جانب سے میرے نام کی سفارش ناندیڑ لوک سبھا حلقہ سے ٹکٹ کے لیے کر دی گئی ہے اور ٹکٹ ملنا لگ بھگ طئے ہے۔ اس طرح کا بیان سابق ایم ایل اے و کانگریس لیڈر وسنت چوہان نے دیا۔ کانگریس پارٹی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کے پچھلے دنوں ناندیڑ ضلع میں کانگریس پارٹی میں جو ہل چل ہوئی اس سے کچھ لوگوں میں تذبذب پیدا ہوا تھا مگر کانگریس پارٹی کے قائدین اور ورکرس بڑی تعداد میں پارٹی کے ساتھ ہے۔ ریاستی صدر نانا پٹولے نے شہر اور ضلع کے لئے نئے عہدیداران کی نامزدگی کی ہے۔ جس طرح سے سابق میں ناندیڑ ضلع کانگریس پارٹی کا طاقتور قلعہ تھا وہ حیثیت آگے بھی برقرار رہے گی۔ کانگریس پارٹی کے لیے ضلع میں ماحول سازگار ہے۔ مجھے لوک سبھا کا ٹکٹ ملنا یقینی ہے اور پارٹی کے ایماندار قائدین اور ورکرس کی محنت رنگ لائی گئی اور یہاں کانگریس کی جیت ہوگی۔ اس پریس کانفرنس میں رکن اسمبلی موہن ہمبرڈے، ضلع صدر بیٹ موگرے کر، بی آر کدم، شہر صدر عبدالستار، بلاک صدر سبھاش رائے بولے، ریاستی سیکریٹری سریندر گھوڑجکر، شراون ریپنواڑ، ترجمان منتجب الدین، ایکناتھ مورے، ڈاکٹر ریکھا چوہان ودیگر موجود تھے۔ دریں اثناء ناندیڑ ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر عہدہ پر سابق ایم ایل اے ہنمنت پاٹل بیٹ موگرے کر اور بی آر کدم کا تقرر عمل میں آیا۔ اسی طرح ضلع کارگذار صدر عہدہ پر شمیم عبداللہ، راجیش پاوڑے، پپوکونڈیکر، سبھاش راٹھوڑ، گنگا دھر سونڈ ھارے، شہر صدر عہدہ پر عبدالستار، شہر کارگذار صدر عہدہ پر ڈاکٹر دنیش نکھاتے، سبھاش پاٹل، بالاجی چوہان اور بلاک شہر صدر عہدہ پر سبھاش رائے بولے اور ترجمان عہدہ پر منتجب الدین کا انتخاب عمل میں آچکا ہے۔ پارٹی دفتر میں آج نو منتخب عہدیداران کی کثرت سے گلپوشی کی گئی۔ مہاراشٹرا پردیش کانگریس کمیٹی کی جانب سے ناندیڑ کے کوآرڈی نیٹر و سابق ایم ایل اے وسنت راؤ چوہان نے ضلع کمیٹی کے نو منتخب عہدیداران کو ان کی نامزدگی کے مکتوب پیش کیے۔ اس موقع پر رکن اسمبلی موہن ہمبرڈے، سابق رکن اسمبلی ایشور راؤ بھوسی کر، ریاستی سیکریٹری سریندر گھوڑجکر، شراون ریپن واڑ، مہیلا کانگریس کی ریاستی نائب صدر ڈاکٹر ریکھا چوہان، ضلع پریشد کے سابق صدر دلیپ پاٹل بیٹ موگرے کر، پرکاش بھوسی کر سمیت کانگریس پارٹی کے قائدین اور ورکرس کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اس موقع پر شہر صدر عبدالستار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کے کانگریس پارٹی کے قائدین اور ورکرس کا مستقبل سنہرا ہے۔ سابق میں پارٹی کے کچھ لیڈروں کی بندشیں تھی اب پارٹی ایسے افراد سے آزاد ہو چکی ہے۔ مہیلا پردیش نائب صدر ڈاکٹر ریکھا چوہان نے اپنے خطاب میں کہا کے راہول گاندھی آج عام آدمی کے لیے سڑک پر اتر کر ان کے حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ خاص کر خواتین کو انصاف دلانے کے لیے وہ آواز اٹھا رہے ہیں۔ سریندر گھوڑجکر نے کہا کے آج ملک میں سنویدھان خطرہ میں آچکا ہے اور کانگریس پارٹی ہی ملک میں سنویدھان کے حفاظت کی بات کر رہے ہیں۔ شراون ریپن واڑ نے اپنے خطاب میں کہا کے ریاستی قائدین ناندیڑ کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں۔ پارٹی میں آج جو ایمانداری سے کام کرے گا اسے مستقبل میں بھرپور فائدہ حاصل ہوگا۔ ایشور راؤ بھوسی کر نے کہا کے پارٹی ہائی کمان کی ہدایت پر تمام طبقات کو نئی کمیٹی میں جگہ دی گئی ہے۔ رکن اسمبلی موہن ہمبرڈے نے کہا کے ناندیڑ ضلع میں کانگریس پارٹی کو مزید مضبوط کرنے کے لیے کوشاں رہیں گے۔ نو منتخب ضلع صدر بی آر کدم نے کہا کے ضلع کے سیاسی حالات سے وہ بخوبی واقف ہے۔ ہر چھوٹے لیڈر سے لے کر بڑے لیڈر تک کے تعلقات ان سے بہتر ہے اور پارٹی میں سبھی کو موقع دیا جائے گا اور جلد ہی ضلع کی نئی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ ضلع صدر ہنمنت پاٹل بیٹ موگرے کر نے کہا کے آج جو ریلوے اسٹیشن پر ان کا استقبال ہوا اس سے واضح ہو چکا ہے کہ ناندیڑ میں کانگریس پارٹی کی مقبولیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ پارٹی دفتر میں بھی سینکڑوں کا ہجوم یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایماندار ورکرس آج بھی کانگریس پارٹی کے ساتھ ہے۔ جو عہدوں اور کاموں کے لالچ میں تھے وہ پارٹی چھوڑ کر چلے گئے۔ بیٹ موگرے کر نے کہا کے وہ تمام افراد کو ساتھ لے کر ضلع میں پارٹی کو مضبوط کرنے کا کام کریں گے اور آئندہ لوک سبھا میں کانگریس پارٹی کے امیدوار کو بھاری اکثریت سے جیت دلوائیں گے۔ اپنے صدارتی خطاب میں وسنت چوہان نے کہا کے مہاراشٹرا کانگریس کمیٹی کی جانب سے ان کا نام ناندیڑ لوک سبھا حلقہ کے لیے دہلی ہائی کمان کو روانہ کیا گیا ہے امید ہے کہ انہیں اس بار لوک سبھا کا پارٹی ٹکٹ ملے گا اور وہ بھاری اکثریت سے منتخب ہوں گے۔ انہوں نے سبھی قائدین اور ورکرس سے کہا کے آئندہ الیکشن کا وقت قیمتی اور اہم ہے۔ سامنے بی جے پی کے پاس دھن شکتی اور سرکاری طاقت موجود ہے۔ مگر ہمیں ان کا مقابلہ ڈٹ کر کرنا ہے۔ ضلع بھر سے آئے ہوئے پارٹی کے قائدین اور ورکرس نے نو منتخب عہدیداران کی گلپوشی کی۔ پارٹی دفتر میں آج ایک نیا جوش نظر آیا۔ پروگرام کی نظامت دلیپ پانڈھرے نے کی اور اختتام پر شکریہ دلیپ پاٹل بیٹ موگرے کر نے ادا کیا۔

نوبل سیمی انگلش اسکول ہنگولی میں آمدِ رمضان کا کامیاب انعقاد

ہنگولی: (صباء فردوس) ہنگولی کے معروف تعلیمی ادارے نوبل سیمی انگلش اسکول کے احاطے میں آمدِ رمضان کا کامیاب انعقاد عمل میں ا?یا، جس میں طلبہ نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ نوبل سیمی انگلش اسکول ضلع ہنگولی میں اپنی معیاری تعلیم کے لئے علاقہ بھر میں معروف ہے۔ اس اسکول میں محنتی و باصلاحیت اساتذہ کی جانب سے بچوں کی عمدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ تعلیم وتربیت کے علاوہ اسکول میں ہمہ اقسام کی ہم نصابی وغیر نصابی سرگرمیاں بھی انجام دی جاتی ہیں۔ مختلف مواقع کی مناسبت سے مختلف قومی و ثقافتی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ امسال بھی اسکول کی جانب سے آمد رمضان کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں نرسری کلاس سے لیکر دوسری کلاس تک کے تمام ہی نوبل اسکول اس گلشن کے ننھے پھولوں نے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا اور آمدِ رمضان پر تقاریر، نعتیں، ترانے وغیرہ بڑے ہی بہترین انداز میں پیش کیے۔۔ تمام ہی اساتذہ نے ان معصوم نونہالوں کی حوصلہ افزائی کی۔۔ تمام طلبہ اس پروگرام سے خوب محظوظ ہوئے شہر ہنگولی کی فضاء کو تعلیم کے اعلیٰ معیار سے مہکانے کے لیے یہ ادارہ نوبل سیمی انگلش اسکول اپنی پوری کوشش وجدوجہد کے ساتھ مستقل کوشاں ہے۔

لاڈلی لڑکی یوجنا کی پہلی قسط سے ضلع کے دو سو مستحقین مستفید

لڑکیوں کو کروڑ پتی بنانے والی لیک لاڈکی یوجنا سے فائدہ اٹھانے کی اپیل

ناندیڑ: 14/مارچ (ورق تازہ نیوز) لڑکیوں کی پیدائش کی حوصلہ افزائی کر کے لڑکیوں کی شرح پیدائش میں اضافہ کرنا، لڑکیوں کی تعلیم کو فروغ دینا، لڑکیوں کی اموات کو کم کرنا اور بچوں کی شادیوں کو روکنا، غذائیت کی کمی کو کم کرنا، باہر کی تعداد کو کم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا۔ اسکول کی لڑکیوں کو مجموعی طور پر لڑکیوں کو با اختیار بنانے کے لیے، ریاستی حکومت کی لاڈکی لڑکی یوجنا کو نافذ کر رہی ہے۔ اس اسکیم کے تحت، ضلع کے 201 مستفیدین کو اس اسکیم کی پہلی قسط جمعرات 14 مارچ کو دی گئی۔ اس موقع پر کلکٹر ابھیجیت راوت اور ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر منل کرنوال کے ذریعہ دو مستفیدین ادتی اومشیوا لامڈنڈے، مارکنڈ تعلقہ ناندیڑ کو چیک تقسیم کئے گئے۔ ویمن چائلڈ ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کی ڈپٹی چیف ایگزیکٹیو آفیسر ریکھا کلام کدم اس موقع پر موجود تھیں۔ مذکورہ اسکیم خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے کی جانب سے شروع کی گئی ہے۔ پیلے اور نارنگی راشن کارڈ رکھنے والے خاندان میں بچی کی پیدائش پر 5000 روپے، پہلی جماعت پاس کرنے کے بعد 6000 روپے، چھٹی جماعت پاس کرنے کے بعد 7 ہزار روپے، 11ویں جماعت پاس کرنے کے بعد 8 ہزار روپے۔ اٹھارہ سال مکمل ہونے پر 75 ہزار روپے، اس طرح اس لڑکی کا کل فائدہ 1 لاکھ 1 ہزار روپے ملیں گے۔ 1 اپریل 2023 کے بعد خاندان میں پیدا ہونے والی ایک یا دو لڑکیاں، اسی طرح ایک لڑکا اور ایک لڑکی کو اس اسکیم کا فائدہ ملے گا۔ اگر دوسری ڈیلیوری کے دوران جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں تو ایک لڑکی یا دونوں لڑکیوں کو اس اسکیم کا فائدہ ملے گا۔ لیکن ماں یا باپ کو خاندانی منصوبہ بندی کی سرجری ضرور کرنی چاہیے۔ اگر کوئی لڑکی یا لڑکا یکم اپریل 2023 سے پہلے پیدا ہوتا ہے اور پھر دوسری لڑکی یا جڑواں بچے پیدا ہوتے ہیں تو انہیں اس اسکیم کا فائدہ ملے گا۔ دونوں جڑواں لڑکیوں کو الگ الگ فوائد دیے جائیں گے۔ فائدہ اٹھانے والے خاندان کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ اس اسکیم کے تحت ضلع کے 201 مستفیدین کو 5000 روپے کی پہلی قسط کا فائدہ دیا گیا ہے۔ مستحقین کو اس اسکیم سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ کلکٹر ابھیجیت راوت اور ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر مینل کرنوال نے استفادہ کنندگان سے اپیل کی ہے کہ وہ گاؤں کے آنگن واڑی سنٹر یا تعلقہ سطح کے انٹیگریٹڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ آفس سے رابطہ کر کے تجاویز پیش کریں اور لیک لاڈکی یوجنا کا فائدہ اٹھائیں۔

تعلقہ کنوٹ کا بھنڈار واڑی گاوں مراٹھواڑہ کا پہلا شہد گاوں قرار

ناندیڑ: 14/مارچ (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع کے تعلقہ کنوٹ کے بھنڈار واڑی گاؤں کو مراٹھواڑہ کے پہلے شہد گاوں کے طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ یہ گاوں مہاراشٹر کا چوتھا شہد گاوں ہے۔ مہاراشٹر راجیہ کھادی گرام ادھوگ منڈل کے سبھا پتی رویندر ساٹھے نے 12 مارچ 2024 کو یہ اعلان کیا۔ گاوں کے کھلے میدان میں یک پروگرام منعقد ہوا جس میں سبھا پتی رویندر ساٹھے اور ڈپٹی کلکٹر شریمتی کاولی منگھنا ودیگر موجود تھے

کسانوں کو جی ایس ٹی سے باہر کریں گے اور فصل انشورنس اسکیم از سرِ تیار کریں گے: راہل گاندھی

چاندوڑ، ناسک: کسان اپنے مطالبات کے لیے دہلی کی سرحد پر اور رام لیلا میدان میں احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ایم ایس پی کا قانون بنایا جائے لیکن مودی حکومت کو ان کی یا ان کے مطالبات کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔ مودی حکومت نے 22 ارب پتیوں کے 16 لاکھ کروڑ روپے کے قرض معاف کئے لیکن کسی بھی کسان کے قرض کو معاف نہیں کیا۔ جنہیں کسانوں کی پریشانیاں ہی سمجھ میں نہیں ا?تیں، جو ان کے دکھ درد کو نہیں سمجھتے وہ بھلا کسانوں کی مدد کیا کریں گے؟ کانگریس حکومت اور میرے کے دروازے ہمیشہ کسانوں اور عام لوگوں کے لئے کھلے ہیں اور جب بھی انڈیا الائنس کی حکومت ا?ئے گی کسانوں کو جی ایس ٹی سے علیحدہ کیا جائے گا اور فصل بیمہ یوجنا کی دوبارہ تشکیل کی جائے گی۔ یہ باتیں ا?ج یہاں کانگریس کے سابق صدر اور ممبر پارلیمنٹ راہل گاندھی نے کہی ہیں۔ وہ بھارت جوڑو نیائے یاترا کے دوران چاندوڑ میں کسانوں کے ایک بڑے جلسہ ? عام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر راہل گاندھی نے کہا کہ بے روزگاری، مہنگائی، حصہ داری اور کسانوں کے مسائل ا?ج ملک کے بنیادی مسائل ہیں لیکن لوگوں کی توجہ ان مسائل سے ہٹائی جا رہی ہے۔ فصل انشورنس اسکیم کا فائدہ صرف کمپنیوں کو ہوتا ہے۔ اس تصویر کو بدلنے کی ضرورت ہے کہ کسانوں کو نقصان ہونے پر مدد نہیں ملتی۔ کانگریس کی حکومت ا?نے کے بعد فصل بیمہ اسکیم کی تشکیل نو کی جائے گی اور کسانوں کو جی ایس ٹی سے باہر کیا جائے گا۔ کانگریس کے سابق صدر نے کہا کہ اگر مٹھی بھر صنعت کاروں کے قرضے معاف کیے جا رہے ہیں تو کسانوں کے قرضے بھی معاف کیے جائیں گے اور کانگریس حکومت یہ کر کرے رہے گی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ملک فوج اور کسانوں کے بغیر نہیں چل سکتا اس لیے کانگریس حکومت کسانوں کی ا?واز سنے گی۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد چندر پوار کے کے صدر شرد پوار نے اس موقع پر کہا کہ ا?ج ایسی صورتحال ہے کہ زرعی فصلوں جیسے انگور، پیاز اور کپاس کی قیمت نہیں مل رہی ہے۔ ایسی پالیسی بنائی جانی چاہئے کہ کسانوں کو دو پیسے ملیں۔ کسان جو ا?ج مشکلات سے دوچار ہیں اس کے لیے بی جے پی حکومت ذمہ دار ہے۔ یو پی اے حکومت کے دوران 70 ہزار کروڑ روپے کے قرضے معاف کر کے کسانوں پر سے بوجھ ہٹا دیا گیا تھا۔ شرد پوار نے الزام لگایا کہ موجودہ بی جے پی حکومت کسانوں کے تئیں بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور کسانوں کی حالت ابتر ہے۔

18/مارچ کو ناندیڑ میں قوالیوں کا شاندار پروگرام

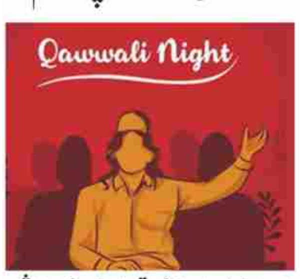

ناندیڑ:14/مارچ (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر کے محکمہ ثقافتی امور کے زیر اہتمام ناندیڑ میں پیر 18 مارچ 2024 کو قوالی کا پروگرام رکھا گیا ہے جس مں ریاست کے معروف قوال اپنی قوالیاں پیش کریں گے۔ یہ پروگرام کسم سبھاگرہ میں شام ساڑھے چھ بجے ہوگا۔ ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت نے شائقین سے اپیل کی کہ وہ قوالی کے پروگرام میں شریک ہوکر قوالیوں کا لطف اٹھائیں۔

ہندوستانی مسلمان اور سی اے اے

غلط فہمیوں کا خاتمہ اور آئینی تحفظات پر زور

سٹیزنشپ امنڈمنٹ ایکٹ، 2019 (CAA) کو ہندوستان کی پارلیمنٹ نے 11 دسمبر 2019 کو منظور کیا تھا. اس قانون سازی نے شہریت ایکٹ، 1955 میں اہم تبدیلیاں کیں، جس نے افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان میں ظلم وستم کا سامنا کرنے والی مذہبی اقلیتوں کے لیے ہندوستانی شہریت کا ایک تیز راستہ متعارف کرایا۔ خاص طور پر، سی اے اے نے اس موقع کو ان ممالک کے ہندوؤں، سکھوں، بدھسٹوں، جینوں، پارسیوں اور عیسائیوں کے لیے بڑھایا، بشرطیکہ وہ دسمبر 2014 کے اختتام سے پہلے ہندوستان پہنچ جائیں۔

کمیونٹی پر اس کے ممکنہ اثرات کو سمجھنے کے لیے، اس CAA کے ارد گرد کے بنیادی سیاق وسباق اور حقائق کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ سب سے پہلے، یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ بنگلہ دیش، پاکستان اور افغانستان جیسے ممالک، جن کا سی اے اے میں ذکر کیا گیا ہے، بنیادی طور پر مسلم ممالک ہیں۔ ان ممالک میں ہندو، سکھ، بدھ مت، جین، پارسی اور عیسائی سمیت مذہبی اقلیتوں کو ان کی اقلیتی حیثیت کی وجہ سے اکثر ظلم وستم اور امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سی اے اے ان ستائے ہوئے افراد کے لیے ہندوستانی شہریت کا راستہ فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان کی کمزوری اور تحفظ کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ اس کا مقصد ہندوستان کی سرحدوں کے اندر ان کمیونٹیز کے لیے ایک محفوظ اور جامع ماحول فراہم کرنا ہے۔

دوم، ہندوستان ایک وسیع ہندو آبادی اور ایک متحرک جمہوریت والا ملک ہے جو شمولیت اور سیکولرازم کے اصولوں کو برقرار رکھتا ہے۔ ہندوستانی مسلمان ملک کی سب سے بڑی مذہبی اقلیت ہیں اور انہیں آئین کے ذریعہ فراہم کردہ بے شمار حقوق اور تحفظات حاصل ہیں۔ یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کو حاصل حقوق اور آزادیوں کی ضمانت ملک کے جمہوری ڈھانچے سے ملتی ہے، جو قانون کے سامنے برابری اور آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرنے کے حق کو یقینی بناتے ہیں۔ تیسرا، یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ سی اے اے کے تحت ان مذہبی اقلیتی گروہوں کے افراد کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ درحقیقت، اس عمل کے ذریعے گزشتہ پانچ سالوں میں صرف 4,844 غیر ملکیوں کو ہندوستانی شہریت دی گئی ہے (حکومت نے 08 فروری 2022 کو لوک سبھا کو بتایا)۔ مزید برآں، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ این آر سی یا سی اے اے کی آڑ میں کسی بھی مسلمانوں پر ظلم نہیں کیا گیا اور نہ ہی زبردستی ملک سے بے دخل کیا گیا۔ آخر میں، ہندوستانی مسلمانوں کو سی اے اے کے بارے میں غیر ضروری خوف یا خدشات کو جنم نہیں دینا چاہیے۔ ہندوستان میں جمہوری اقدار، آزادی اظہار اور اقلیتوں کے حقوق کو برقرار رکھنے کا ایک مضبوط ٹریک ریکارڈ ہے۔ مضبوط قانونی نظام اور اپنے تمام شہریوں کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے عزم پر بھروسہ کرنا ضروری ہے۔

سی اے اے خاص طور پر ہندوستانی مسلمانوں میں شدید بحث اور تشویش کا موضوع رہا ہے۔ جب کہ خدشات اور فکر برقرار ہیں، ہندوستانی مسلمانوں کے لیے ہندوستان کے مضبوط قانونی نظام اور تمام شہریوں کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لیے اس کے عزم پر بھروسہ کرنا ضروری ہے۔ تعمیری بات چیت کو فروغ دینا، بے بنیاد خوف کو دور کرنا، اور ہندوستان کے جمہوری اصولوں، مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ پر اعتماد کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے۔ افہام وتفہیم کو فروغ دے کر اور کھلے مباحثوں میں شامل ہو کر، ہندوستان اپنے تمام شہریوں بشمول ہندوستانی مسلمانوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بناتے ہوئے اپنے جامع اور ہم آہنگی والے معاشرے کو مضبوط کرنا جاری رکھ سکتا ہے۔ اگرچہ مندرجہ بالا تمام دلیلوں کو نفرت پھیلانے والوں کے ذریعے رد کیا جا سکتا ہے، لیکن اس دلیل کا کوئی مقابلہ نہیں ہے کہ ہندوستان نے ہمیشہ 'واسودھائیو کٹمبکم' کے اصول پر یقین کیا ہے اور کوئی بھی اس گہری ثقافتی قدر کو متزلزل نہیں کر سکتا۔

انشا وارثی، فرانکوفون اور جرنلزم اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

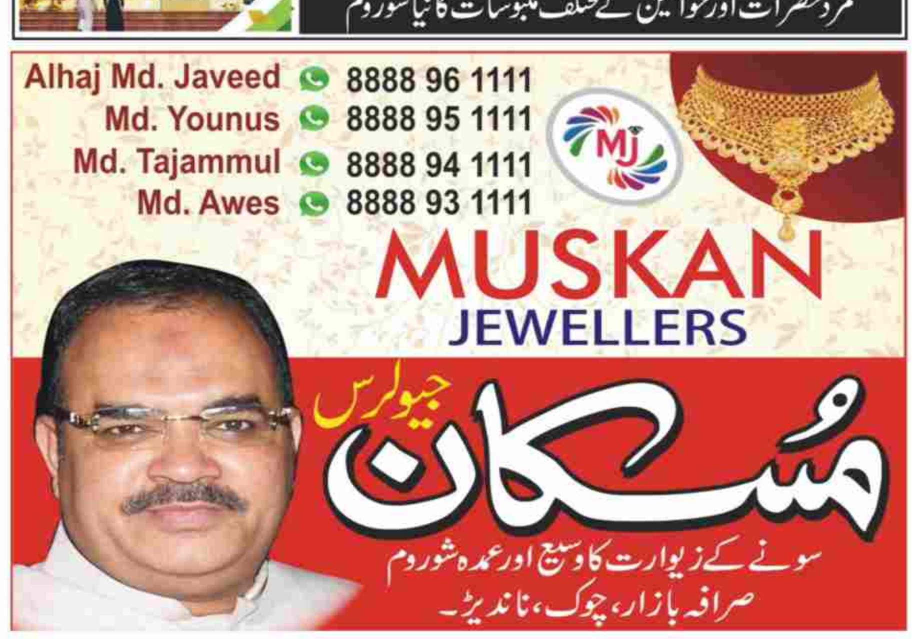

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔